سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2015

جمعرات،12۔فروری2015
(یوم الخمیس،22۔ربیع الثانی1436ھ)

سولھویں اسمبلی: بارھواں اجلاس

جلد 12: شمارہ 3

195

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 12-فروری 2015

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ جات سماجی بہبود و بیت المال)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

توجہ دلاؤ نوٹس

سرکاری کارروائی

آرڈیننسز کا ایوان میں پیش کیا جانا

1- آرڈیننس (ریگولیشن) ساؤنڈ سسٹم پنجاب 2015

ایک وزیر آرڈیننس (ریگولیشن) ساؤنڈ سسٹم پنجاب 2015 ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

2- آرڈیننس (ترمیم) قیام امن عامہ پنجاب 2015

ایک وزیر آرڈیننس (ترمیم) قیام امن عامہ پنجاب 2015 ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

3- آرڈیننس (ترمیم) (تشکیل، فرائض واختیارات) کریمینل پراسیکیوشن پنجاب 2015

ایک وزیر آرڈیننس (ریگولیشن) ساؤنڈ سسٹم پنجاب 2015 ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

ایک وزیر آرڈیننس (ترمیم) (تشکیل، فرائض واختیارات) کریمینل پراسیکیوشن پنجاب 2015 ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

4- آرڈیننس سوشل پروٹیکشن اتھارٹی پنجاب 2015

ایک وزیر آرڈیننس سوشل پروٹیکشن اتھارٹی پنجاب 2015 ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

5- آرڈیننس (ترمیم) لاہور آرٹس کونسل 2015

ایک وزیر آرڈیننس (ترمیم) لاہور آرٹس کونسل 2015 ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

197

صوبائی اسمبلی پنجاب

سولھویں اسمبلی کا بارھواں اجلاس

جمعرات،12۔فروری 2015

(یوم الخمیس،22۔ربیع الثانی 1436ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں صبح 11 بج کر 10 منٹ پر زیر صدارت جناب قائم مقام سپیکر سردار شیر علی گورچانی منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری محمد علی قادری نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِo

وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ صَدَقَنَا وَعْدَهٗ وَ
اَوْرَثَنَا الْاَرْضَ نَتَبَوَّاُ مِنَ الْجَنَّةِ حَیْثُ نَشَآءُ ۚ فَنِعْمَ اَجْرُ
الْعٰمِلِیْنَ ﴿۷۴﴾ وَتَرَى الْمَلٰٓئِكَةَ حَآفِّیْنَ مِنْ حَوْلِ الْعَرْشِ
یُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ ۚ وَقُضِیَ بَیْنَهُمْ بِالْحَقِّ وَقِیْلَ
الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۷۵﴾
حٰمٓ ﴿۱﴾ تَنْزِیْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِیْزِ الْعَلِیْمِ ﴿۲﴾ غَافِرِ
الذَّنْۢبِ وَقَابِلِ التَّوْبِ شَدِیْدِ الْعِقَابِ ذِی الطَّوْلِ ۭ لَآ اِلٰهَ اِلَّا
هُوَ ۭ اِلَیْهِ الْمَصِیْرُ ﴿۳﴾

سورة الزُّمَر آیات 74تا75، سورة المؤمن آیات 1تا3

وہ کہیں گے کہ اللہ کا شکر ہے جس نے اپنے وعدے کو ہم سے سچا کر دیا اور ہم کو اس زمین کا وارث بنا دیا ہم بہشت میں جس مکان میں چاہیں رہیں تو (اچھے) عمل کرنے والوں کا بدلہ بھی کیسا خوب ہے (74) اور تم فرشتوں کو دیکھو گے کہ عرش کے گرد گھیرا باندھے ہوئے ہیں (اور) اپنے پروردگار کی تعریف کے ساتھ تسبیح کر رہے ہیں اور ان میں انصاف کے ساتھ فیصلہ کیا جائے گا اور کہا جائے گا کہ ہر طرح کی تعریف اللہ ہی کو سزاوار ہے جو سارے جہان کا مالک ہے (75)

حٰم (1) اس کتاب کا اتارا جانا خدائے غالب و دانا کی طرف سے ہے (2) جو گناہ بخشنے والا اور توبہ قبول کرنے والا اور سخت عذاب دینے والا اور صاحب کرم ہے۔ اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اسی کی طرف پھر کر جانا ہے (3)

وما علینا الاالبلاغo

نعت رسول مقبول ﷺ جناب محمد افضل نوشاہی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

ہے تیری عنایات کا ڈیرا میرے گھر میں
سب تیرا ہے کچھ بھی نہیں میرا میرے گھر میں
سیرت نے تیری جینے کا انداز سکھایا
مدحت نے تیری نور بکھیرا میرے گھر میں
دروازے پہ لکھا ہے تیرا اسم گرامی
آتا نہیں بھولے سے اندھیرا میرے گھر میں
جاگا تیری نسبت سے میرا سویا مقدر
آیا تیرے آنے سے سویرا میرے گھر میں
انداز دَر و بام کے کچھ اور ہی ہوں گے
جس روز قدم آ گیا تیرا میرے گھر میں

تعزیت
معزز ممبر اسمبلی محترمہ سلطانہ شاہین کی ہمشیرہ
کی وفات پر دعائے مغفرت

جناب قائم مقام سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ محترمہ سلطانہ شاہین صاحبہ ایم پی اے کی بڑی بہن سینئر نائب صدر مسلم لیگ (ن) خواتین ونگ بقضائے الٰہی فوت ہو گئی ہیں ان کے لئے دعائے مغفرت کی جائے۔

(اس مرحلہ پر دعائے مغفرت کی گئی)

جناب قائم مقام سپیکر: اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔ آج کے ایجنڈے پر محکمہ سماجی بہبود و بیت المال سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔

پوائنٹ آف آرڈر

شیخ اعجاز احمد: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، شیخ صاحب!

چنیوٹ میں زیر زمین خزانے دریافت ہونے پر وزیر اعظم پاکستان، وزیر اعلیٰ پنجاب اور پوری قوم کو مبارکباد کا پیش کیا جانا

شیخ اعجاز احمد: شکریہ۔ جناب سپیکر! کل کا دن پاکستانی قوم کے لئے انتہائی کامرانیوں اور خوشیوں کا دن تھا۔ کل قائد پاکستان، وزیر اعظم پاکستان میاں محمد نواز شریف اور وزیر اعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف اپنی پوری ٹیم کے ہمراہ چنیوٹ گئے اور وہاں پر اللہ تعالیٰ کی بے پایاں رحمت اور کرم و فضل سے زیر زمین وہ خزانے جو چھپے ہوئے تھے وہ ہماری حکومت کی نیک نیتی کی وجہ سے، ان کی dedication کی وجہ سے اور اپنی قوم کے ساتھ لازوال commitment کی وجہ سے اور ان منصوبوں و خزانوں کو زیر زمین سے اوپر لا کر قوم میں تقسیم کرنے کا جو عمل شروع کیا گیا ہے اس پر پوری قوم خوش ہے۔ میں پنجاب اسمبلی کے اس floor سے تمام معزز ممبران کی طرف سے وزیر اعظم پاکستان میاں محمد نواز شریف، وزیر اعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف اور پوری قوم کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! انشا اللہ تعالیٰ کشکول توڑنے کا وقت اب آ چکا ہے۔ جب جرمن انجینئر سے وزیراعظم پاکستان میاں محمد نواز شریف نے پوچھا کہ یہاں سے کتنے خزانے نکلیں گے تو اس نے کہا کہ یہاں بے پناہ خزانے چھپے ہوئے ہیں اور یہ خزانے پاکستان کی دنیا بھر میں پہچان بن جائیں گے۔

جناب سپیکر! یہ اللہ کا کرم ہے، یہ ہماری حکومت اور ہماری لیڈر شپ کی نیک نیتی ہے جس پر میں پوری قوم کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب قائم مقام سپیکر: بہت شکریہ

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، ڈاکٹر صاحب!

ڈاکٹر سید وسیم اختر: شکریہ۔ جناب سپیکر! جو کچھ میرے بھائی نے کہا ہے میں اسے second کرتا ہوں کہ یہ اللہ کا بڑا کرم ہے۔ گزارش یہ ہے کہ پوری قوم کے سامنے ہے کہ پچھلے سال کراچی بلدیہ ٹاؤن فیکٹری میں ایک سانحہ ہوا جس کے اندر 279 آدمی زندہ جل گئے اور مجھے اس لئے بھی وہ یاد ہے کہ وہاں سے دو غریب مزدوروں کی نعشوں کو پنجاب لانے میں، میں نے ذاتی طور پر contribute کیا۔ وہ پنجاب کے تھے اور بہاولپور کے تھے جن میں ایک نے مدد کی اپیل کی تو میں نے یہاں سے انہیں پیسے بھجوائے تو وہ dead body لے کر آئے۔ اس حوالے سے بڑا ظلم ہوا ہے اور آپ کے علم میں ہے کہ جے آئی ٹی نے ایم کیو ایم کو allegate کیا ہے کہ انہیں کروڑوں روپے کا بھتہ نہ دیئے جانے کے نتیجے میں اتنا بڑا ظلم و ستم مزدوروں کے ساتھ کیا ہے۔ میں یہ سمجھتا ہوں اور میں نے یہ بات اس لئے اٹھائی ہے کہ وہاں پر پنجاب کے مزدور بھی زندہ جلے اور ان کی نعشیں یہاں پر آئی ہیں۔ اس ایم کیو ایم کی تعریف ایک وزیر صاحب نے کی ہے جن کا میں نام نہیں لیتا کہ یہ ایم کیو ایم نہیں ہے بلکہ "مستقل قومی مصیبت" ہے اور یہ بڑا ظلم ہوا ہے تو میں یہ چاہتا ہوں کہ ہم اس ایوان سے ایک قرارداد پاس کریں کہ جے آئی ٹی ٹیم کی رپورٹ کی روشنی میں یہ مقدمہ فوجی عدالت کے اندر چلے، مجرموں کو سزا بھی ملے اور ایم کیو ایم کو اس سانحہ کی پاداش میں ban کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: ڈاکٹر صاحب! آپ اس حوالے سے جب کوئی قرارداد لے کر آئیں گے تو اس پر کچھ کریں گے۔

جناب ابو حفص محمد غیاث الدین: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، فرمائیں!

صوبہ میں پولیس کا ایمپلی فائر ایکٹ میں دیئے گئے اختیارات سے تجاوز کرنا

جناب ابو حفص محمد غیاث الدین: شکریہ۔جناب سپیکر! دہشت گردی کے انسداد کے سلسلے میں حکومت نے جو اقدامات اٹھائے ہیں ان میں سے ایک یہ بھی تھا کہ مساجد کے اندر ایمپلی فائر کا جو بے جا استعمال ہوتا ہے اس پر پابندی لگائی جائے۔چنانچہ ایمپلی فائر ایکٹ میں جن جن اقدامات کی اجازت دی گئی ہے ان میں اذان، جمعہ کے عربی خطبہ کے علاوہ فوتیدگی اور گمشدگی کے اعلان شامل ہیں لیکن پولیس زیادتی کرکے کہہ رہی ہے کہ صرف ایک ایمپلی فائر اوپر لگے باقی سارے ہٹادو حالانکہ اس حوالے سے ایسی کوئی پابندی نہیں ہے کیونکہ اذان کے متعلق تو حدیث کے اندر ہے کہ اذان کی جتنی زیادہ سے زیادہ دور تک آواز جائے تو اسے سن کر شیطان دور بھاگ جاتا ہے۔اب ایک ایمپلی فائر کے متعلق پولیس اپنے طور پر کر رہی ہے، اس کی روک تھام کے لئے وہ مساجد میں جوتوں سمیت داخل ہو رہی ہے اور مسجد کا تقدس بھی پامال کر رہی ہے تو میری یہ گزارش ہے کہ جن چیزوں کی اجازت ہے یعنی اذان دینے کی، جمعہ کے عربی خطبہ کی اور اس کے بعد گمشدگی کے اعلان کی اجازت ہونی چاہئے۔جب اجازت دی ہے تو پولیس اس پر زیادتی کر رہی ہے تو اسے کوئی ہدایت کی جائے کہ وہ ایسا نہ کرے۔

جناب قائم مقام سپیکر: منسٹر خلیل طاہر سندھو صاحب! آپ note کریں اور معزز ممبر کو ساتھ بٹھا کر متعلقہ افسران سے بات کریں اور دیکھیں کہ کہاں پر اس حوالے سے خلاف ورزی ہو رہی ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں بھی اسی حوالے سے بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، فرمائیں!

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! مساجد میں چار ہارن لگے ہوتے ہیں جن کی آواز چاروں طرف جاتی ہے لیکن پولیس وہاں پر جا کر کہتی ہے کہ ایک ہارن لگنا چاہئے جو کہ قانون میں نہیں لکھا ہوا۔پولیس یہ جو access کرتی ہے حکومت کی instructions کے خلاف تو پولیس کو direct کیا جائے کہ وہی کچھ کرے جو قانون میں موجود ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: منسٹر صاحب! اس حوالے سے آج ہی بات کریں۔بہت شکریہ

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، فرمائیں!

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: شکریہ۔ جناب سپیکر! آج اس ایوان کے توسط سے قائداعظم محمد علی جناح کو بھی میں خراج عقیدت پیش کرتی ہوں کہ جب تقسیم ہند کے وقت ہمارے ساتھ زیادتیاں ہوئیں تو انہوں نے کہا کہ گھبرائیں نہیں، اللہ تعالیٰ نے اس زمین میں خزانے چھپائے ہوئے ہیں اور اب یہ credit وزیراعظم پاکستان میاں محمد نواز شریف کو جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں عزت بخشی کہ یہ خزانے ان کی زیر قیادت نکلے ہیں اور اب پوری قوم اور خاص طور پر خواتین کو بھی نوید سحر سنا رہے ہیں کہ انشاءاللہ جلد ہی اندھیرے چھٹ جائیں گے۔

سوالات

(محکمہ جات سماجی بہبود و بیت المال)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

جناب قائم مقام سپیکر: بہت شکریہ۔ اب وقفہ سوالات شروع کرتے ہیں۔ پہلا سوال نمبر 2697 محترمہ نبیلہ حاکم علی خان صاحبہ کا ہے اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، فرمائیں!

سردار شہاب الدین خان: شکریہ۔ جناب سپیکر! معزز ممبر پاکستان مسلم لیگ (ن) کے ایم پی اے صاحب نے بڑی مہربانی کرتے ہوئے وزیراعظم پاکستان میاں محمد نواز شریف اور وزیراعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف کو خراج تحسین پیش کیا ہے۔ خزانے تو اللہ تعالیٰ دیتا ہے ہمارے ملک میں تو موجودہ صورتحال میں تمام political forces کو خراج تحسین پیش کرنا چاہئے کہ موجودہ ملکی صورتحال میں جو تمام political stakeholders بشمول پاکستان مسلم لیگ (ن)، پاکستان پیپلز پارٹی، پی ٹی آئی اور جماعت اسلامی کے علاوہ جو بھی جماعتیں ہیں، ان کو خراج تحسین پیش کرنا چاہئے---

جناب قائم مقام سپیکر: جی، بہت شکریہ سردار صاحب!

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! میں یہ بات اس میں add کرنا چاہتا تھا کہ اس وقت تمام political stakeholders on board ہیں تو اللہ تعالیٰ ہماری اس موجودہ صورتحال کو بہتر کرنے کے لئے ہمارے اوپر مہربانی کرے۔ شکریہ

جناب قائم مقام سپیکر: سردار صاحب! بہت شکریہ۔ اگلا سوال نمبر 2698 بھی محترمہ نبیلہ حاکم علی خان صاحبہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 1184 محترمہ راحیلہ انور صاحبہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ لبنیٰ ریحان صاحبہ کا ہے، سوال نمبر بولیں۔

محترمہ لبنیٰ ریحان: جناب سپیکر! سوال نمبر 1353 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع راولپنڈی: دستکاری سکولوں و اداروں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*1353: **محترمہ لبنیٰ ریحان:** کیا وزیر سماجی بہبود و بیت المال از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) محکمہ سماجی بہبود و ترقی خواتین کے ضلع راولپنڈی میں قائم دستکاری سکولز کی مکمل تفصیل مع پتا بیان کی جائے۔ ان دستکاری سکولز میں خواتین کو کس کس دستکاری اور ہنر مندی کی تعلیم دی جاتی ہے؟

(ب) ان سکولوں میں دستیاب سہولیات، سٹاف اور خواتین کی تعداد سے آگاہ کریں؟

(ج) مذکورہ اضلاع میں گھریلو صنعت سازی کے شعبے میں خواتین کے لئے کیا کیا منصوبے ہیں اور ان منصوبہ جات پر عملدرآمد کے لئے حکومت آئندہ کیا اقدامات اٹھانا چاہتی ہے؟

(د) مذکورہ اضلاع کے دستکاری سکولز کا انتظامی ڈھانچہ کیا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری):

(الف) محکمہ سماجی بہبود سے رجسٹرڈ 45 این جی اوز اس وقت ضلع راولپنڈی میں دستکاری سکول چلا رہی ہیں۔ ان دستکاری سکولوں میں سلائی کڑھائی کی بنیادی تعلیم دی جاتی ہے اس کی مکمل لسٹ تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ہر دستکاری سکول میں ایک ٹیچر کام کرتی ہے جسے متعلقہ این جی او بھرتی کرتی ہے جبکہ گورنمنٹ اس ٹیچر کو مبلغ۔/1500روپے ماہانہ اعزازیہ ادا کرتی ہے جبکہ مزید تنخواہ این جی او اپنے طور پر ادا کرتی ہے۔

(ج) محکمہ سماجی بہبود کا گھریلو صنعت سازی کے سلسلے میں کوئی کردار نہ ہے۔تاہم بالواسطہ طور پر محکمہ اور اس سے رجسٹرڈ این جی او کے زیر انتظام دستکاری سکولوں کے ذریعے خواتین کو ہنر مند بنایا جاتا ہے تاکہ وہ گھر کے اندر رہ کر اپنے اور خاندان کے لئے معاشی طور پر کردار ادا کر سکیں۔

(د) مذکورہ دستکاری سنٹرز کو این جی اوز اپنے زیر کنٹرول چلانے کے ذمہ دار ہوتے ہیں،ان سنٹرز میں کوئی سرکاری اہلکار تعینات نہیں ہوتا۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ لبنیٰ ریحان: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جز (الف) میں بتایا گیا ہے کہ 45 این جی اوز دستکاری سکول چلا رہی ہیں ان سکولوں سے پچھلے دو سال کے دوران کتنی بچیاں مستفید ہوئیں اُن کی تعداد سے ایوان کو آگاہ کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری): جناب سپیکر! جو 45 این جی اوز اس وقت ڈسٹرکٹ راولپنڈی میں کام کر رہی ہیں ایک دستکاری سکول میں تقریباً 20 سے لے کر 25 بچیوں کی کلاس ہوتی ہے اور اُن کے پاس ایک ٹیچر جس کو وہی این جی او رکھتی ہے اور ہمارا محکمہ مبلغ۔/1500 روپیہ per month اُن کو pay کرتا ہے۔انہوں نے شروع سے کہا ہے یا ایک سال کا پوچھا ہے کہ کتنی بچیاں مستفید ہوئی ہیں تو محترمہ بتا دیں ان کو کس سال کی detail چاہئے؟

جناب قائم مقام سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! آپ کے پاس اس کی detail ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری): جناب سپیکر! میرے پاس detail ہے۔

محترمہ لبنیٰ ریحان: جناب سپیکر! میں نے پچھلے دو سال کا پوچھا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال(حاجی محمد الیاس انصاری):جناب سپیکر!دو سال میں تقریباً1800 کے قریب بچیاں اس سے مستفید ہوئی ہیں اور انشاء اللہ تعالیٰ ہم اسی طرح سے کوشش کر رہے ہیں کہ اس کی کارکردگی کو بہتر بنایا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر:جی، محترمہ لبنیٰ ریحان صاحبہ!

محترمہ لبنیٰ ریحان:جناب سپیکر!میرا دوسرا ضمنی سوال ہے کہ ٹیچر کو گورنمنٹ مبلغ ۔/1500 روپے ماہانہ اعزازیہ ادا کرتی ہے تو کیا گورنمنٹ مہنگائی کے دور میں اس اعزازیہ میں اضافہ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال(حاجی محمد الیاس انصاری):جناب سپیکر!ابھی اس بارے کوئی ایسا issue نہیں ہے ۔ ہماری سوسائٹی میں بہت سی این جی اوز ایسی بھی ہیں جو مبلغ ۔/1500 روپے بھی نہیں لیتیں ، کہتی ہیں کہ ہم خود pay کریں گی اور جس طرح محترمہ نے ابھی کہا ہے تو اس بارے میں بھی ہم ایک میٹنگ کریں گے کہ جس طرح مہنگائی ہو رہی ہے اس کو بڑھانا چاہئے۔

محترمہ تمکین اختر نیازی:جناب سپیکر!میرا ضمنی سوال ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر:جی، محترمہ!

محترمہ تمکین اختر نیازی:جناب سپیکر!صوبہ بھر کے صنعت زار ڈیپارٹمنٹ میں یا جہاں بھی لڑکیوں کو ٹریننگ دی جاتی ہے ادھر ٹیکنیکل اسامیاں کافی عرصہ سے خالی ہیں اور اُن کی تنخواہیں اُن کے ڈیپارٹمنٹ میں آجاتی ہیں لیکن اس طرح کی کوئی اسامی پچھلے کئی سالوں سے fill نہیں کی گئی تو میں پوچھنا چاہوں گی کہ اس کی کیا وجہ ہے کہ Design Section میں اور۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر:محترمہ!آپ کسی ضلع کی بات کر لیں، کہاں پر یہ اسامیاں خالی ہیں، overall تو اُن کے پاس اس کی detail شاید نہ ہو۔

محترمہ تمکین اختر نیازی:جناب سپیکر!صوبہ بھر میں ٹیکنیکل اسامیاں ایک Design Section ہے اور ایک مارکیٹ کے ساتھ connect کرنے کے لئے۔۔۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال(حاجی محمد الیاس انصاری):جناب سپیکر!صوبہ پنجاب میں ہم نے advertisement دی تھی last month interviews ہوئے ہیں تو تقریباً 3070 کے قریب صوبہ پنجاب میں اسامیاں خالی تھیں وہ advertise میں آ گئی ہیں اور interviews

بھی last month ہوئے ہیں تو انشاء اللہ ایک process ہے within a month جو اسامیاں ہیں ان کو complete کر دیا جائے گا اور تمام جو complications ہیں کہ وہاں پر کوئی کام نہیں کر رہے تو انشاء اللہ اسی ماہ میں اس process کو مکمل کر لیا جائے گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: اگلا سوال بھی محترمہ لبنیٰ ریحان صاحبہ کا ہے محترمہ! سوال نمبر بولیں۔

محترمہ لبنیٰ ریحان: جناب سپیکر! سوال نمبر 1354 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ڈی جی: سماجی بہبود کو فنڈز کی فراہمی و ترقیاتی کاموں کی تفصیلات

*1354: **محترمہ لبنیٰ ریحان:** کیا وزیر سماجی بہبود و بیت المال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) گزشتہ پانچ سال کے دوران ڈی جی، سماجی بہبود کو کتنی رقم کس کس مد کے لئے فراہم کی گئی؟

(ب) کتنی رقم ترقیاتی اور کتنی غیر ترقیاتی منصوبوں پر خرچ ہوئی، سال وار تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ج) ڈی جی نے اپنے عرصہ تعیناتی کے دوران جو ترقیاتی کام سرانجام دیئے، ان کے نام اور تخمینہ لاگت سے آگاہ کریں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری):

(الف) گزشتہ پانچ سالوں کے دوران محکمے کو ترقیاتی اور غیر ترقیاتی منصوبوں کی مد میں کل 2723.231 ملین روپے فراہم کئے گئے۔

(ب) ترقیاتی اور غیر ترقیاتی منصوبوں پر خرچ کی جانے والی رقم کی سال وار تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ڈائریکٹر جنرل سوشل ویلفیئر اپریل 2011 سے اس عہدے پر اپنے فرائض سرانجام دے رہے ہیں ان کے عرصہ تعیناتی کے دوران جن ترقیاتی منصوبوں پر عملدرآمد ہوا اس کی تفصیل تتمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ لبنیٰ ریحان: جناب سپیکر! اس سوال کے جز (الف) کے مطابق پچھلے پانچ سالوں کے دوران ترقیاتی منصوبوں پر جو رقم فراہم کی گئی ہے اُن میں سے کتنے منصوبے پایۂ تکمیل تک پہنچے ہیں اور ان کا آڈٹ کروایا گیا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری): جناب سپیکر! پچھلے پانچ سالوں میں 2723 ملین روپے فنڈز ترقیاتی منصوبوں کے لئے فراہم ہوئے اور غیر ترقیاتی منصوبوں کے لئے ابھی جس طرح فیصل آباد میں ہم نے قصر بہبود شروع کیا وہ بھی منصوبہ under process ہے تو ابھی تک پنجاب میں تقریباً جو in process ہیں وہ سات منصوبے ہیں اور جو complete ہو گئے ہیں اسامیوں کی وجہ سے وہاں پر posting نہیں ہوئی ابھی انشاء اللہ وہ منصوبے بھی run کر جائیں گے جو مکمل ہوئے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، محترمہ!

محترمہ لبنیٰ ریحان: جناب سپیکر! اس سوال کے جز (ج) میں ڈی جی سوشل ویلفیئر نے جو ترقیاتی منصوبے شروع کروائے ہیں وہ کن کن اضلاع میں شروع کروائے گئے ہیں اور یہ منصوبہ جات کب تک مکمل ہوں گے؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب! آپ کے پاس اس کی detail ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری): جی، محترمہ نے کیا فرمایا ہے؟

محترمہ لبنیٰ ریحان: جناب سپیکر! ڈی جی صاحب نے جو منصوبے شروع کروائے ہیں وہ کن کن اضلاع میں شروع کروائے ہیں اور یہ کب تک تکمیل کو پہنچیں گے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری): جناب سپیکر! یہ منصوبے district level پر اڑتیس ہیں جس طرح ہمارے صنعت زار میں لاہور بڑا ضلع تھا یہاں پر ہمارے چار صنعت زار کام کر رہے ہیں اور ابھی ہم next تحصیل کی سطح پر لے جانا چاہتے ہیں جس طرح شاہ پور، مریدکے اور ایک جام پور میں ہم شروع کرنے جا رہے ہیں تو تحصیل کی سطح پر ہمارے پانچ سالہ منصوبے ہیں جو ہم نے next process کئے ہیں۔ صنعت زار، قصر بہبود اور لاہور میں ایک Beggars Home جو ابھی بن رہا ہے اور ہم انشاء اللہ تعالیٰ divisional level پر Beggars Home کا کام شروع کریں گے اور اسی طرح ان منصوبوں کو بہتر طریقے سے مکمل کیا جائے گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، اگلا سوال نمبر 1714 ڈاکٹر نوشین حامد صاحبہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال ڈاکٹر سید وسیم اختر صاحب کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! سوال نمبر 2491 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

سیلاب کے متاثرین کی خدمات انجام دینے والے رفاہی اداروں کی تفصیلات

*2491: **ڈاکٹر سید وسیم اختر:** کیا وزیر سماجی بہبود و بیت المال از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صوبہ پنجاب میں رجسٹرڈ سماجی بہبود کے لئے کام کرنے والے کتنے رفاہی اداروں نے گزشتہ سیلاب کے متاثرین کے لئے خدمات انجام دیں اور کتنے ایسے اداروں کو محکمہ نے کام کرنے کے لئے راہنمائی، ترغیب اور سہولیات مہیا کیں؟

(ب) کیا محکمہ نے سماجی بہبود کے لئے کام کرنے والے اداروں کے عہدیداران کی ضلعی سطح پر کبھی کسی میٹنگ کا انعقاد کیا ہے، کیا ان میں ورکرز کی ٹریننگ کا کوئی اہتمام ہے، کیا صوبہ پنجاب میں محکمہ کے ریکارڈ کے مطابق کوئی انجمن ایسی موجود ہے جو ہنگامی حالات میں خدمات انجام دے سکے؟

(ج) کیا محکمہ سماجی بہبود نے دیہات اور خصوصاً جنوبی پنجاب کے اضلاع میں اعلیٰ معیار کا کشیدہ کاری / دست کاری کا کام کرنے والی خواتین کی تیار کردہ اشیاء کی مارکیٹنگ بہتر کرنے کے لئے کوئی منصوبہ تیار کیا ہے، کبھی کسی نمائش کا اہتمام کیا اور اگر جواب نہ میں ہے تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری):

(الف) صوبہ پنجاب میں رجسٹرڈ سماجی بہبود کے 606 رفاہی اداروں نے گزشتہ سیلاب میں سیلاب متاثرین کے لئے بھرپور خدمات سرانجام دی ہیں۔ 355 اداروں کو محکمہ نے کام کرنے کے لئے راہنمائی، ترغیب اور سہولیات مہیا کی ہیں۔

(ب) جی ہاں! محکمہ سماجی بہبود اپنے (ذیلی ادارہ) پنجاب سوشل سروسز بورڈ کی مدد سے ہر سال ضلعی سطح پر رفاہی ادارہ جات کی میٹنگ / ٹریننگ کا اہتمام کرتا ہے اور 13-2012 میں

500 ورکرز کی ٹریننگ کا اہتمام کیا ہے۔ جی ہاں صوبہ پنجاب میں محکمہ کے ریکارڈ کے مطابق 606 انجمنیں ہنگامی حالات میں خدمات انجام دے سکتی ہیں۔

(ج) محکمہ سماجی بہبود نمائشوں کا اہتمام کرتا رہتا ہے جس کے ذریعے دستکار خواتین کی اشیاء فروخت کے لئے رکھی جاتی ہیں۔ حال ہی میں ڈویژن کی سطح پر نمائشوں کا اہتمام کیا گیا تھا جس کے تحت راولپنڈی، فیصل آباد، گوجرانوالہ، اور سرگودھا ڈویژن میں نمائش منعقد کی گئی اور خصوصاً جنوبی پنجاب کے اضلاع ڈیرہ غازی خان اور بہاولپور میں بالترتیب مورخہ 2013-10-01 اور 2013-10-03 میں نمائشیں منعقد کی گئیں۔ مزید یہ کہ محکمہ مارچ 2014 میں ایک ہفتہ کے لئے لاہور میں نمائش منعقد کر رہا ہے جس میں پورے پنجاب سے دستکار خواتین کی تیار کردہ اشیاء فروخت کے لئے رکھی جائیں گی۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! ضمنی سوال ہے کہ جز (ج) میں انہوں نے کہا ہے کہ ہم دستکاری اور اس طرح کی جو اشیاء خواتین بناتی ہیں اس کے لئے وقتاً فوقتاً نمائشوں کا اہتمام کرتے رہتے ہیں اور انہوں نے 2013 میں تین چار مقامات کی نشاندہی کی ہے مجھے یہ پوچھنا ہے کہ 2014 میں ضلعی یا ڈویژن کی سطح پر کیا اس طرح کے کتنے پروگراموں کا انعقاد ہوا ہے اگر ہوا ہے تو کن کن مقامات پر ہوا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری): جناب سپیکر! 2014 میں ایک تو پنجاب کی سطح پر لاہور میں قصر بہبود میں بہت بڑی نمائش ہوئی ہے میں بھی ادھر گیا تھا اور اُس میں جتنے بھی اضلاع ہیں وہاں کے ڈی او صاحبان نے این جی اوز کو recommendations دیں اور لوگوں کو awareness بھی ہوئی۔ وہاں پر بہت اچھا message گیا تھا اور جو بچیاں ہنر مند تھیں وہ اپنے stocks وہاں پر لے کر گئیں۔ اسی طرح فیصل آباد میں بھی ہم نے ایک نمائش کا اہتمام کیا تھا، راولپنڈی میں بھی کیا تھا اگر میرے بڑے بھائی فاضل ممبر اسمبلی ڈاکٹر صاحب چاہتے ہیں تو ہم اُدھر بھی انشاء اللہ اس کا انعقاد ضرور کرائیں گے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! محترم پارلیمانی سیکرٹری نے وہ مقامات گنوا دیئے جہاں یہ نمائش ہوئی تھی لیکن اس میں ملتان کا نام ہے، ڈی جی خان کا نام ہے اور نہ ہی بہاولپور کا نام ہے۔ یہ تین ڈویژنل ہیڈکوارٹر ہیں جو جنوبی پنجاب سے تعلق رکھتے ہیں، غربت بھی وہاں ہے اور deprivation بھی وہیں

ہے۔ میں آپ کے توسط سے پارلیمانی سیکرٹری صاحب سے یہ یقین دہانی لینا چاہتا ہوں کہ یہ جو2015کا سال ہے اس میں کم از کم ان تینوں مقامات پر اس طرح کی نمائش کا اہتمام کروانے کے لئے تیار ہیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، انصاری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال(حاجی محمد الیاس انصاری): جناب سپیکر! انشاءاللہ کروادیں گے۔

جناب قائم مقام سپیکر: انہوں نے commitment کرلی ہے۔ اگلا سوال بھی ڈاکٹر صاحب کا ہی ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! یہ سوال نمبر2606 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

سال2012، محکمہ بیت المال کی جانب سے این جی اوز کو فراہم کی گئی رقم و دیگر تفصیلات

*2606: **ڈاکٹر سید وسیم اختر:** کیا وزیر سماجی بہبود و بیت المال از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پنجاب کی این جی اوز کو پنجاب بیت المال کی طرف سے 2012کے دوران کل کتنی گرانٹ جاری کی گئی ہے؟

(ب) ہر ایک این جی اوز کی علیحدہ علیحدہ گرانٹ کی تفصیل بتائی جائے؟

(ج) متذکرہ این جی اوز کیا کام انجام دے رہی ہیں، کیا حکومت ان کے کام اور کارکردگی اور فنڈز کے استعمال کی نگرانی کرتی ہے اور اگر کرتی ہے تو اس کا کیا طریق کار ہے؟

(د) کیا جن این جی اوز کو فنڈز ادا کئے گئے ان فنڈز کا آڈٹ کیا جاتا ہے؟

(ہ) کیا کبھی این جی اوز کے خلاف فنڈز کا غلط استعمال کرنے پر کارروائی کی گئی ہے اگر جواب ہاں میں ہے تو تفصیل بتائی جائے اور اگر ایسا نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال(حاجی محمد الیاس انصاری):

(الف) پنجاب کی این جی اوز کو پنجاب بیت المال کی طرف سے 2012کے دوران کل 2,79,47,783/-روپے گرانٹ جاری کی گئی ہے۔

(ب) سال 2012 میں این جی اوز کی علیحدہ علیحدہ تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) سال2012 میں یہ این جی اوز صحت، تعلیم، فنی تربیت، خواتین کی ترقی و بہبود اور سپیشل ایجوکیشن کے شعبہ جات میں خدمات سرانجام دے رہی ہیں۔
جی ہاں! حکومت ان کے کام کی نگرانی کرتی ہے۔ تحصیل کی سطح پر ڈپٹی ڈسٹرکٹ آفیسر اور ضلع کی سطح پر ڈسٹرکٹ آفیسر محکمہ سوشل ویلفیئر و بیت المال ان این جی اوز کے کام، کارکردگی اور فنڈز کی نگرانی کرتے ہیں۔

(د) جی ہاں! سال2012 میں ان این جی اوز کو فنڈز جاری کئے گئے اور ان کا آڈٹ کیا جاتا ہے۔

(ہ) جن این جی اوز کو2012 میں محکمہ بیت المال کی طرف سے فنڈز جاری کئے گئے ان کے فنڈ کے غلط استعمال کی کوئی شکایت نہ ہے اس ضمن میں کوئی کارروائی نہ کی گئی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں نے اس میں گرانٹ کی تفصیل مانگی تھی وہ محکمے نے مہیا کی ہے اور یہ تفصیل انیس صفحات پر مشتمل ہے۔ میں نے اس میں دیکھا ہے کہ بے شمار این جی اوز ہیں جن کو یہ پچاس ہزار روپے سالانہ گرانٹ جاری کر دیتے ہیں۔ وہ کیا کرتی ہیں کیا نہیں کرتیں اس کا کچھ نہیں پتا۔ اس رپورٹ کے مطابق میں نے یہ پوچھنا ہے کہ کیا انہوں نے کچھ این جی او کو کام نہ کرنے کے نتیجے میں اُن کی رجسٹریشن منسوخ کی ہے اگر کی ہے تو کتنی تعداد میں کی ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری): جناب سپیکر! اس وقت صوبہ پنجاب میں جتنی بھی این جی اوز کام کر رہی ہیں ہم نے ابھی ان کی computerized detail لینا شروع کی ہے اور اس میں یہ بات سامنے آئی ہے کہ تقریباً7500 کے قریب رجسٹرڈ این جی اوز میں سے جو اس وقت active ہیں وہ60 فیصد ہیں۔ ہم انشاء اللہ اس کو computerized کر رہے ہیں ان کو نوٹس دیں گے اس کے بعد جو این جی او کام نہیں کریں گی ان کو denotify کر دیا جائے گا۔ اس کے علاوہ جو پچاس ہزار اِن این جی اوز کو دیئے گئے ہیں تو اس کا ایک طریق کار ہے اس کے مطابق ہر این جی اوز اپنی financially اور کارکردگی کی سالانہ رپورٹ چارٹرڈ اکاؤنٹنٹ سے attest کروا کر جمع کروانے کی پابند ہیں۔ جب اس شفافیت کے عمل کو ensure کیا جاتا ہے تو پھر وہ این جی اوز apply کرتی ہیں اس کے بعد ان کو گرانٹ جاری کی جاتی ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! پارلیمانی سیکرٹری صاحب نے تو ایک laid down procedure کی یہاں پر بات کر دی ہے لیکن میں آپ کی خدمت میں یہ عرض کروں گا کہ حقیقت میں فیلڈ کے اندر ایسا نہیں ہوتا۔ اس میں سے بہت ساری این جی اوز ایسی ہوتی ہیں جن کے prescribed goals ہوتے ہیں کہ انہوں نے اس کے مطابق خدمت کے کام کو کرنا ہے لیکن وہ نہیں کرتیں۔ وہ جو funding کرتی ہیں اس کو بھی خُورد بُرد کرتی ہیں اور کھا، پی جاتے ہیں۔ محکمے کے جو rules ہیں ان کے مطابق ان کی چیکنگ کا سسٹم ڈسٹرکٹ کے اندر نہیں چل رہا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: ڈاکٹر صاحب! آپ پارلیمانی سیکرٹری کو نشاندہی کرائیں کہ کون سی این جی اوز اس طرح کر رہی ہیں، یہ آپ کی مہربانی ہو گی، ان کے ساتھ تعاون کریں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا ان 7500 این جی اوز کی پچھلے مالی سال کی آڈٹ رپورٹ ان کے محکمے کے ریکارڈ کے اندر موجود ہے؟ یہ بتا دیں پھر میں اس پر Assurance Committee میں جاؤں یا تحریک استحقاق move کروں وہ میرا اپنا حق ہو گا۔ بس یہ بتا دیں کہ ان این جی اوز کی آڈٹ رپورٹ ان کے محکمے کے پاس ضلعوں میں موجود ہے، یہ ہاں یا نہیں میں جواب دے دیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری): جناب سپیکر! جب پچاس ہزار روپے کی گرانٹ کسی این جی او کو دی جاتی ہے تو وہاں پر ایک ڈسٹرکٹ بیت المال کمیٹی ہوتی ہے جس کے ممبران کم از کم دس ہونے چاہئیں اور زائد پر کوئی پابندی نہیں ہے وہ کمیٹی باقاعدہ اس کی investigation کرتی ہے۔ جہاں تک بات رہی آڈٹ رپورٹ کی تو ہر ڈسٹرکٹ میں جو ہمارے ڈسٹرکٹ آفیسرز بیٹھے ہوئے ہیں ان کے پاس وہ آڈٹ رپورٹ جمع ہوتی ہے۔ ڈاکٹر صاحب کسی کی بھی نشاندہی کریں ان کو وہ آڈٹ رپورٹ مہیا کر دی جائے گی۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، ڈاکٹر صاحب!

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! یہ جواب گول مول ہے۔ میں نے تو "ہاں" یا "ناں" میں جواب مانگا تھا۔

جناب قائم مقام سپیکر: انہوں نے کہا کہ ڈسٹرکٹ سطح پر موجود ہے آپ کسی کی بھی رپورٹ لینا چاہیں لے سکتے ہیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! آپ گواہ ہیں کہ انہوں نے کہا ہے کہ پچھلے سال کی آڈٹ رپورٹ موجود ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: ڈسٹرکٹ level پر موجود ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: اب میں اس کو چیک کروں گا اور اگر نہ ہوئی تو پھر میں تحریک استحقاق move کرنے کا پورا حق رکھتا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: دیکھیں، ڈاکٹر صاحب! وہ آپ کا حق ہے لیکن اگر آپ کے نوٹس میں ایسی کوئی بات ہے تو بتا دیں۔ آپ محکمے کی بھی تھوڑی مدد کر دیں اور اگر کہیں پر کوئی بے ضابطگی ہو رہی ہے تو پارلیمانی سیکرٹری صاحب کے نوٹس میں لے کر آئیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری): جناب سپیکر! ایک این جی او میں پچیس تیس بندے ہوتے ہیں وہ پچاس ہزار روپے میں کیا کرپشن کریں گے ؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! پچاس ہزار روپے تو گورنمنٹ دیتی ہے لیکن جب آپ ان کو authorize کر دیتے ہیں تو اس بنیاد پر وہ لوگوں کے پاس جاتے ہیں، پیسے لیتے ہیں اور خُورد بُرد کر جاتے ہیں۔ اتنی ساری این جی اوز ہیں وہ کوئی deliver نہیں کر رہی ہیں۔ میں نے تو یہ سوال اس لئے دیا ہے کہ ---

جناب قائم مقام سپیکر: ڈاکٹر صاحب! آپ بتائیں کہ کون سی این جی او خُورد بُرد کر رہی ہے ؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں نے یہ سوال اس لئے دیا ہے کہ آپ کا محکمہ اس حوالے سے پورا جائزہ لے اور جو این جی اوز کام نہیں کر رہی ہیں ان کو stuck of کرے۔ میں یہ آڈٹ رپورٹ نشاندہی کر کے ان کو دوں گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، مہربانی۔ اگلا سوال نمبر 2699 محترمہ نبیلہ حاکم علی خان صاحبہ کا ہے--- موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 2700 بھی محترمہ نبیلہ حاکم علی خان کا ہے--- موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال میاں طاہر صاحب کا ہے۔

میاں طاہر: جناب سپیکر! سوال نمبر 2840 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع فیصل آباد: محکمہ سماجی بہبود کو بجٹ کی فراہمی و استعمال کی تفصیلات

*2840: میاں طاہر: کیا وزیر سماجی بہبود و بیت المال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع فیصل آباد محکمہ سماجی بہبود کو مالی سال 14-2013 کے دوران کتنی رقم مد وار موصول ہوئی ہے؟

(ب) ان میں سے کتنی رقم اس ضلع کو مل چکی ہے اور کتنی بقایا ہے؟

(ج) کتنی رقم سرکاری ملازمین کی تنخواہوں اور ٹی اے / ڈی اے کے لئے فراہم کی جائے گی؟

(د) کتنی رقم سرکاری گاڑیوں کی مرمت اور پٹرول ڈیزل پر خرچ ہو گی؟

(ہ) کتنی رقم عوامی فلاح کے منصوبوں پر خرچ ہو گی، ان منصوبہ جات کے نام بتائیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری):

(الف) ضلع فیصل آباد محکمہ سماجی بہبود کو موصول ہونے والے بجٹ مالی سال 14-2013 میں 4,58,05,703 روپے موصول ہوئے جس کی تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ضلع فیصل آباد کو سال 14-2013 کو 3,99,08,612 روپے موصول ہوئے۔

(ج) سرکاری ملازمین کی تنخواہوں کی مد میں 3,35,84,257 روپے اور ٹی اے، ڈی اے کی مد میں 10,37,405 روپے فراہم کئے گئے۔

(د) سرکاری گاڑیوں کی مرمت کی مد میں 3,70,292 روپے اور پٹرول کی مد میں 7,53,953 روپے فراہم کئے گئے۔

(ہ) ضلع فیصل آباد میں محکمہ سماجی بہبود کو مالی سال 14-2013 میں غیر ترقیاتی بجٹ کی مد میں 4,58,05,703 روپے تنخواہوں اور دفتری اخراجات کی مد میں موصول ہوئے جبکہ ترقیاتی بجٹ 43.698 ملین عوامی فلاح کے منصوبے جن میں چلڈرن ہوم فیصل آباد 38.698 ملین اور قصر بہبود فیصل آباد کے لئے 5.000 ملین مختص کیا گیا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

میاں طاہر: جناب سپیکر! اس سوال کے جز (الف) میں پارلیمانی سیکرٹری صاحب نے یہ جواب لکھا ہے کہ ضلع فیصل آباد محکمہ سماجی بہبود کو موصول ہونے والے بجٹ مالی سال 14-2013 میں 4 کروڑ 58 لاکھ 5 ہزار 703 روپے موصول ہوئے ہیں۔ میں آپ کے توسط سے پارلیمانی سیکرٹری صاحب سے یہ پوچھنا چاہوں گا کہ یہ جو کروڑوں روپے کی رقم موصول ہوئی ہے کیا کسی ادارے سے اس کا آڈٹ بھی کروایا گیا ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری): جناب سپیکر! جو ضلع فیصل آباد میں 4 کروڑ 58 لاکھ 5 ہزار 703 روپے، میں پہلے اس بات کی تصحیح کر دوں کہ انہوں نے فرمایا ہے کہ پارلیمانی سیکرٹری صاحب نے لکھا ہے تو میں نے یہ نہیں لکھا میں صرف جواب دے رہا ہوں۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: انصاری صاحب! آپ نے لکھا یا نہیں لکھا یہ ذمہ داری آپ کی ہے۔

میاں طاہر: جناب سپیکر! اب دیکھ لیں یہ on the floor of the House کیا کہہ رہے ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری): جناب سپیکر! میں نے تو نہیں لکھا ہے یہ تو کمپیوٹر نے لکھا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: چلیں، جس نے بھی پرنٹ کیا ہے لیکن ذمہ داری آپ کی ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری): جناب سپیکر! یہ جو آڈٹ والی بات ہے تو اس میں ترقیاتی کام بھی ہیں اور غیر ترقیاتی کام بھی ہیں۔ گورنمنٹ کا ایک process ہے جس طرح این جی اوز کا آڈٹ ہوتا ہے اور جو ڈائریکٹ لوگوں کو تنخواہیں دی جاتی ہیں اس کا بھی چیک اینڈ بیلنس ہوتا ہے۔

میاں طاہر: جناب سپیکر! مجھے ان کا جواب سن کر ہنسی آ رہی ہے۔ میں نے ان سے صرف اتنا پوچھا ہے کہ کیا 4 کروڑ 58 لاکھ 5 ہزار 703 روپے کا آڈٹ کروایا گیا ہے یا نہیں کروایا گیا یہ صرف اس کا جواب دے دیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری): جناب سپیکر! میں نے تو پہلے ہی بتا دیا ہے کہ ان میں سے تنخواہیں دی جاتی ہیں اور باقی رقم غرباء میں تقسیم کی جاتی ہے اس کا سالانہ آڈٹ ہوتا ہے۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: ان پیسوں کا بھی آڈٹ ہوتا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری): جناب سپیکر! ان کا آڈٹ ہوا ہے اگر ان کا کوئی objection ہے تو یہ بتا دیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، میاں صاحب!

میاں طاہر: اگر آڈٹ ہوا ہے تو پھر floor پر کھڑے ہو کر یہ بتا سکتے ہیں کہ آڈٹ کس تاریخ کو کیا گیا ہے اور کس ادارے نے کیا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری): جناب سپیکر! میں کوئی نجومی تو نہیں ہوں۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: میاں صاحب! آپ اس پر نیا سوال دیں کیونکہ اس میں تو یہ نہیں پوچھا گیا۔

میاں طاہر: جناب سپیکر! نہیں، میرا سوال ہے۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: یہ آپ کو اس سوال کی detail بتا دیں گے کہ انہوں نے کہاں کہاں خرچ کئے ہیں۔

میاں طاہر: جناب سپیکر! ضلع فیصل آباد محکمہ سماجی بہبود کو مالی سال 14-2013 کے دوران کتنی رقم مد وار موصول ہوئی ہے۔ ان میں کتنی رقم اس ضلع کو مل چکی ہے اور کتنی رقم بقایا ہے، کتنی رقم سرکاری ملازمین کی تنخواہوں اور ٹی اے / ڈی اے کے لئے فراہم کی جائے گی؟ میں نے بڑا clear سوال کیا ہے جس کا جواب گول مول دیا گیا ہے۔ میری پارلیمانی سیکرٹری صاحب سے یہ گزارش ہے کہ صرف یہ بتا دیں کہ جو آڈٹ کروایا گیا ہے جو کہ یہ on the floor of the House کہہ رہے ہیں کہ آڈٹ کروایا گیا ہے اور اگر کروایا گیا ہے تو کیا اس میں خُورد بُرد کی کوئی اِطلاع ملی ہے یا آڈٹ کی کوئی رپورٹ غلط آئی ہے تو کیا یہ کھڑے ہو کر یہ بتا سکتے ہیں کہ کوئی اس میں غلطی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری): جناب سپیکر! ہم نے واضح طور پر لکھا ہوا ہے کہ سرکاری گاڑیوں کی مرمت کی مد، پٹرول کی مد اور ٹی اے / ڈی اے کی مد میں

رقمیں جاری کی گئی ہیں۔ ہم نے تو اس میں ان کو clear جواب دیا ہے۔ اگر ان کو کہیں پر doubt ہے تو اس کی نشاندہی کریں اس کی انکوائری کروالیتے ہیں۔

میاں طاہر: جناب سپیکر! بڑے افسوس کی بات ہے میں نے نہ تو گاڑیوں کے پٹرول کا ابھی ذکر کیا ہے، میری آپ سے مؤدبانہ گزارش ہے کہ میرا جو ضمنی سوال ہے مہربانی کرکے مجھے اس کا جواب لے دیجئے۔

جناب قائم مقام سپیکر: وہ جواب تو دے رہے ہیں اگر آپ کو کہیں پر اعتراض ہے تو بتادیں۔ وہ کہہ رہے ہیں کہ ہم نے کر دیا ہے۔

میاں طاہر: جناب سپیکر! وہ کھڑے ہو کر جواب دے دیں کہ آڈٹ ہوا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری): جناب سپیکر! میں تو کہہ رہا ہوں کہ آپ بتائیں کہ کس چیز کا آڈٹ نہیں ہوا؟ (قہقہے)

میاں طاہر: جناب سپیکر! اب آپ دیکھ لیں کہ صوبہ پنجاب کے اس معزز ایوان میں کھڑے ہو کر جب اس طرح کے جوابات دیئے جائیں گے تو پھر عوام کا یہی حال ہو گا۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: میاں صاحب! آپ اس طرح نہ کریں، دیکھیں! بات سنیں انہوں نے آپ کو detail دے دی ہے جو آپ نے سوال کیا ہے۔ اگر آپ کو اس میں کوئی doubt ہے تو وہ بتادیں جس دن ان کا next Question Hour ہو گا اس دن وہ اس کا بھی جواب دے دیں گے۔

میاں طاہر: جناب سپیکر! پچھلے سال 14-2013 میں اس کا آڈٹ کروایا گیا تھا اور اس میں کچھ بے ضابطگیاں ہوئی تھیں۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: ہاں، یہ بات کریں۔

میاں طاہر: جناب سپیکر! میں اس لئے پوچھنا چاہ رہا تھا تاکہ یہ بات ریکارڈ پر آجائے کہ آیا آڈٹ ہوا ہے یا نہیں ہوا؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری): جناب سپیکر! میں تو بار بار میاں صاحب سے کہہ رہا ہوں کہ یہ بتائیں اور یہ کہہ رہے ہیں کہ ہاں کچھ تھی تو ایک ہی بتادیں؟

میاں طاہر: جناب سپیکر! جو آڈٹ ہوا ہے اور آڈٹ کرنے والے لوگوں نے جو رپورٹ بنا کر بھیجی ہے اس پر کوئی کارروائی نہیں کی گئی۔

جناب قائم مقام سپیکر: میاں صاحب! آپ ایک کام کریں، آپ نشاندہی کر دیں یہ اس کی detail نکلوا لیتے ہیں۔ اگر کہیں پر بے ضابطگی ہوئی تو انصاری صاحب ایوان کو بھی آگاہ کریں گے اور آپ کو بھی ساتھ بٹھا کر اس کی انکوائری کروالیں گے۔

میاں طاہر: جناب سپیکر! میرا اگلا ضمنی سوال یہ ہے کہ چلڈرن ہوم فیصل آباد جو بنایا جا رہا ہے اس کا کتنا کام مکمل ہوا ہے اور کتنا بقایا ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری موصوف!

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری): جناب سپیکر! چلڈرن ہوم جو ابھی فیصل آباد میں بن رہا ہے تو یہ 16-06-30 کو complete ہونا ہے ابھی زیر تعمیر ہے یہ منصوبہ 150 ملین کا منصوبہ ہے۔ اس کو 2016-02-30 کو complete کر دیا جائے گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔

میاں طاہر: جناب سپیکر! ٹھیک ہے، میں اس سوال کے جواب سے مطمئن ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، بہت شکریہ

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، نہیں۔ اگلا سوال بھی میاں طاہر صاحب کا ہے۔

میاں طاہر: جناب سپیکر! سوال نمبر 2841 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع فیصل آباد: محکمہ سماجی بہبود کے زیر تکمیل منصوبے و دیگر تفصیلات

*2841: میاں طاہر: کیا وزیر سماجی بہبود و بیت المال از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع فیصل آباد محکمہ سماجی بہبود کا سال 12-2011 اور 13-2012 کا بجٹ مدوار بتائیں؟

(ب) ان سالوں کے دوران اس ضلع میں کتنی رقم سے کون کون سے منصوبے اور عوامی فلاح کے منصوبے مکمل کئے گئے، ان منصوبہ جات کے نام اور تخمینہ لاگت بتائیں؟

(ج) ان میں سے کتنے منصوبہ مکمل ہو چکے ہیں اور کتنے ابھی زیر تکمیل ہیں، زیر تکمیل منصوبہ جات کے نام اور تخمینہ لاگت بتائیں نیز یہ کب تک مکمل ہوں گے ؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری):

(الف) ضلع فیصل آباد محکمہ سماجی بہبود کا مالی سال 12-2011 میں غیر ترقیاتی بجٹ 4,41,43,009 روپے فراہم کئے گئے اور ترقیاتی بجٹ 3.000 ملین مختص کئے گئے۔ مالی سال 13-2012 میں غیر ترقیاتی بجٹ 4,64,31,927 روپے فراہم کئے گئے اور ترقیاتی بجٹ 20.000 ملین مختص کئے گئے۔ غیر ترقیاتی بجٹ کی تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے اور ترقیاتی بجٹ کی تفصیل تتمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ان سالوں کے دوران ضلع فیصل آباد میں جاری عوامی فلاح کے منصوبے زیر تکمیل ہیں اور فی الحال کوئی منصوبہ مکمل نہ ہوا ہے۔

(ج) ان سالوں کے دوران ایک عوامی فلاح کا منصوبہ چلڈرن ہوم جس کی بلڈنگ بذریعہ بلڈنگ ڈیپارٹمنٹ زیر تعمیر ہے جس کا تخمینہ لاگت 51.023 ملین ہے اور یہ بلڈنگ جون 2014 تک مکمل ہو گئی ہے اس وقت سٹاف کی بھرتی کا عمل جاری ہے اور عنقریب خدمات کا اجراء کر دیا جائے گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

میاں طاہر: جناب سپیکر! اس سوال جز (ج) کے مطابق ان سالوں کے دوران ایک عوامی فلاح کا منصوبہ چلڈرن ہوم جس کی بلڈنگ بذریعہ بلڈنگ ڈیپارٹمنٹ زیر تعمیر ہے جس کا تخمینہ 51 ملین ہے اور یہ بلڈنگ جون 2014 تک مکمل ہو گئی ہے۔ اب ابھی پچھلے سوال کے دوران on the floor of the House کھڑے ہو کر یہ کہا جا رہا ہے کہ یہ بلڈنگ 2016 میں مکمل ہو گی جبکہ ---

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری): جناب سپیکر! ---

جناب قائم مقام سپیکر: اب آپ ذرا ان کا سوال تو سن لیں۔

میاں طاہر: جناب سپیکر! یہاں پر یہ بتایا جا رہا ہے کہ یہ بلڈنگ مکمل ہو چکی ہے، اس میں سٹاف کی ضرورت ہے اور سٹاف کی بھرتی کی جا رہی ہے تو اب میں کس بات کو سچ مانوں؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، آپ ان کا جواب لے لیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری): جناب سپیکر! مجھ سے پڑھنے میں تھوڑی mistake ہو گئی میں نے 2016 کہہ دیا ہے اور یہ 2014 میں مکمل ہو گئی ہے۔ میں نے ابھی سٹاف کا جو کہا تھا کہ اس کو advertise کرنے جا رہے ہیں تو اس کی advertise آ گئی ہے شاید آپ کو بھی پتا ہو۔ انشاء اللہ within month اس کو complete کر کے run کر دیا جائے گا۔

میاں طاہر: جناب سپیکر! پھر وہی بات آ جاتی ہے، اس معزز ایوان کے ممبران گواہ ہیں کہ ابھی floor پر کھڑے ہو کر یہ بات کی گئی ہے کہ یہ 2016 میں مکمل ہو گا اور اب یہ کہا جا رہا ہے کہ 2014 میں مکمل ہو گیا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، ان سے mistake ہوئی ہے۔ یہ بلڈنگ 2014 میں مکمل ہو گئی ہے۔

میاں طاہر: جناب سپیکر! میرا اگلا ضمنی سوال ہے کہ ابھی میرے بھائی الیاس انصاری صاحب نے یہاں پر کہا ہے کہ میرٹ کی بنیاد پر بھرتیاں کی جا رہی ہیں۔ میں آپ کے توسط سے یہ پوچھنا چاہوں گا کہ کیا یہ گریڈ وار بتا سکتے ہیں کہ وہ فیصل آباد میں کون کون سے گریڈ کی بھرتیاں کرنے جا رہے ہیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، انصاری صاحب! آپ کے پاس اس کی کوئی detail ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری): جناب سپیکر! گریڈ ایک سے لے کر گریڈ 17 تک جو بھی اسامیاں خالی ہیں اس کی advertise آ چکی ہے اور انشاء اللہ جہاں تک میرٹ کی بات ہے تو صوبہ پنجاب میں جس طرح ایجوکیٹر میں ابھی بھی بھرتیاں ہو رہی ہیں اور last year میں بھی ہوئی تھیں۔ پوری قوم کو پتا ہے کہ جس کا حق بنتا تھا اور میرٹ بنتا تھا اسی کو سیٹیں دی گئی ہیں۔ انشاء اللہ اسی طرح یہ بھی شفاف طریقے سے بھرتیاں ہوں گی۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب قائم مقام سپیکر: جی، میاں صاحب!

میاں طاہر: جناب سپیکر! میں نے صرف پارلیمانی سیکرٹری صاحب سے یہ بات پوچھی تھی کہ گریڈ وار کیا یہ تفصیل بتا سکتے ہیں کہ کتنی اسامیاں خالی ہیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب! آپ کے پاس اس کی detail ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری): جی، ہاں!

جناب قائم مقام سپیکر: آپ میاں طاہر صاحب کو detail دے دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری): جناب سپیکر! میں نے کوئی بوٹی شوٹی نہیں لینی۔ میاں صاحب! آپ کو بعد میں انشاء اللہ detail دے دیں گے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، آپ ان کو گریڈ وار detail دے دیں۔ بہت شکریہ۔ اگلا سوال محترمہ سلطانہ شاہین صاحبہ کا ہے۔

محترمہ سلطانہ شاہین: جناب سپیکر! سوال نمبر 3374 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

جہیز فنڈ کے حصول کے لئے نکاح نامہ کا مسئلہ

*3374: محترمہ سلطانہ شاہین: کیا وزیر سماجی بہبود و بیت المال از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ محکمہ بیت المال سے جہیز فنڈ کی گرانٹ حاصل کرنے کے لئے شادی سے پہلے نکاح نامہ کی شرط ہے جبکہ ہمارے معاشرے میں اکثر نکاح شادی والے دن ہی پڑھایا جاتا ہے؟

(ب) کیا محکمہ جہیز فنڈ کی ادائیگی کے لئے نکاح نامہ کی پیشگی شرط ختم کرنے کا ارادہ رکھتا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے کیونکہ بیت المال رولز 5.3 کے مطابق بچی کا نکاح ہونے کے بعد 90 دن تک اپنی درخواست ہمراہ نکاح نامہ دے سکتے ہیں۔

(ب) جہیز فنڈ کی ادائیگی کے لئے پیشگی نکاح نامہ کی شرط ختم کرنے کی کوئی تجویز زیر غور نہ ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ سلطانہ شاہین: جناب سپیکر! میری آپ کے توسط سے پارلیمانی سیکرٹری صاحب سے گزارش ہے کہ انہوں جز (ب) میں کہا ہے کہ جہیز فنڈز کے لئے نکاح نامہ کی شرط ختم کرنے کی کوئی تجویز زیر غور نہ ہے تو میری ان سے یہ درخواست ہے کہ ایک عام آدمی کو یہ ذلیل کرنے والی شرط ہے اس کو ختم کیا جائے کیونکہ اکثر نکاح شادی والے دن ہی ہوتے ہیں اور شادی سے پہلے وہ کیسے نکاح کر کے آپ کو یہ نکاح نامہ دکھائیں؟ میری آپ سے یہ درخواست ہے کہ جہیز فنڈز کے لئے اس شرط کو ختم کیا جائے کیونکہ شادی سے پہلے نکاح نامہ ذلت کا باعث بنتا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، یہ note کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری): جناب سپیکر! 2004 میں اس شرط کو نافذ کیا گیا تھا اور جہیز فنڈ کو نکاح نامہ کی شرط پر رکھا گیا۔ اس سے پہلے یہ اسی طرح تھا اصل میں یہ اس وقت misuse ہوا، لوگ کیا کرتے تھے کہ ایک پریس پر چلے گئے وہاں پر 100 روپے کے تین کارڈ چھپوائے اور اس کو جہیز فنڈ کے لئے ادھر apply کر دیا۔ بعض کیس اس وقت ایسے بھی سامنے آئے کہ ایک آدمی نے اپنی بچی کی شادی کے لئے apply کر دیا جبکہ اس کی خود اپنی شادی بھی نہیں ہوئی تھی تو اس کو اس لئے نافذ کیا ہے تاکہ اس بات کو sure کیا جائے کہ واقعی جو بچی مستحق ہے اس کو جہیز فنڈ جانا چاہئے۔ انشاء اللہ تعالیٰ ہم کوئی ایسا parameter نکالیں گے جس میں رقم بچی کی شادی سے پہلے دے دی جائے۔ ہم یہ بھی کوشش کریں گے کہ اس process کو مزید neat and clean بنا دیا جائے۔ اگر معزز ممبر کے پاس اس سلسلے میں کوئی proposal ہے تو بتا دیں ہم اس کو بھی زیر غور لائیں گے۔

میاں طاہر: جناب سپیکر! اگر اجازت ہو تو میں عرض کروں۔

جناب قائم مقام سپیکر: میاں صاحب آپ دو سوال کر چکے ہیں اس لئے اب آپ کا ضمنی سوال نہیں بنتا۔ آپ تشریف رکھیں اور خواتین کو ٹائم دے دیں۔

محترمہ فرزانہ بٹ: جناب سپیکر! ضمنی سوال۔

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! میرا بھی ضمنی سوال ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: اب آپس میں decide کر لیں کہ میں پہلے کس کو floor دوں؟

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! اگر اجازت ہو تو عرض کروں۔

جناب قائم مقام سپیکر: پہلے تو محترمہ فرزانہ بٹ کھڑی ہوئی تھیں۔

محترمہ فرزانہ بٹ: جناب سپیکر! میں یہ کہنا چاہ رہی تھی کہ جہیز فنڈ کے لئے اگر کوئی ایم پی اے کسی کو recommend کرتا ہے، کم از کم اس چیز کا تو خیال رکھنا چاہئے کہ وہ اپنے اس بندے کو اچھی طرح سے جانتا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: یہ کوئی ضمنی سوال نہیں ہے۔ محترمہ نگہت شیخ صاحبہ! آپ فرمائیں۔

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! میرے دو سوال ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: نہیں، آپ صرف ایک سوال کریں گی۔

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! میں دونوں سوالوں کو ملا کر ایک سوال کر لیتی ہوں۔ ایک تو پارلیمانی سیکرٹری صاحب مجھے یہ بتا دیں کہ کون سی اتھارٹی اس فنڈ کی منظوری دیتی ہے، اس کے ساتھ ہی میں عرض کروں گی کہ اس ایوان میں رات دس بجے تک شادی کے سلسلے میں ایک resolution پاس ہوا تھا جس پر بڑی سختی سے عمل بھی کیا گیا اور اس کے بڑے اچھے نتائج بھی سامنے آئے۔ اس کے علاوہ 1997 میں ون ڈش کا جو قانون بنا اس سے بھی لوگوں کو بہت فائدہ ہو رہا ہے۔ میں یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ کیا حکومت ایسے اقدامات کرنا چاہتی ہے جس سے جہیز کی لعنت کو ختم کیا جا سکے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری): جناب سپیکر! جہاں تک انہوں نے یہ پوچھا ہے کہ funds کی approval کون دیتا ہے تو میں عرض کروں گا کہ ہر ڈسٹرکٹ میں اس مقصد کے لئے کمیٹیاں بنی ہوئی ہیں، کمیٹی کے ممبران اپنے نمائندے بھیج کر چیک کرواتے ہیں یا خود بھی چیک کر لیتے ہیں کہ واقعی یہ حق دار ہے، اس کی شادی ہو رہی ہے، اس کے بعد چیئرمین اور ساری کمیٹی اس کی approval دیتی ہے جس کے بعد اس کو 35 ہزار روپے کی limit تک کا جہیز فنڈ دیا جاتا ہے۔ اس ڈسٹرکٹ میں جتنی بھی رقم اس کمیٹی کے پاس ہوتی ہے، اس مقصد کے لئے جتنی درخواستیں کمیٹی کے پاس آتی ہیں ان تمام میں equal رقم تقسیم کر دی جاتی ہے۔

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! پارلیمانی سیکرٹری یہ بتا دیں کہ اضلاع میں جو کمیٹیاں بنی ہوئی ہیں یہ کون بناتا ہے اور ان کے ممبران کا انتخاب کیسے ہوتا ہے؟ پارلیمانی سیکرٹری نے یہ بھی فرمایا ہے کہ کمیٹی اس بات کی رپورٹ دیتی ہے کہ اس کی شادی ہو رہی ہے تو پھر نکاح نامے کی شادی سے پہلے ضرورت کیوں پیش آتی ہے، اس شرط کو ختم کیوں نہیں کیا جاتا؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری): جناب سپیکر! میں نے تو پہلے ہی بتایا ہے کہ 05-2004 میں یہی process چل رہا تھا کہ شادی سے پہلے اس رقم کی ادائیگی کر دی جاتی تھی۔ اب پھر یہ بات ایوان کے سامنے آئی ہے تو ہم اس سلسلے میں کوئی ایسا طریق کار وضع کریں گے کہ جس میں شفافیت ہو اور یہ رقم شادی سے پہلے مل سکے۔

جناب قائم مقام سپیکر: یہ بھی بتا دیں کہ یہ کمیٹی کس طرح سے بنائی جاتی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری): جناب سپیکر! جہاں تک ضلعی کمیٹی کا تعلق ہے اس کی شرط ہے کہ اس کے ممبران کی تعداد دس سے کم نہیں ہونی چاہئے، پنجاب بیت المال کونسل جس کا ایک امین ہوتا ہے وہ اس کی منظوری دیتی ہے۔ 14-جنوری سے یہ کمیٹیاں ختم ہو گئی ہیں نئی کمیٹیوں کا معاملہ ابھی in process ہے۔ پنجاب کونسل بھی چونکہ ابھی بنی ہے وہاں پر اس معاملے پر proposals جا رہی ہیں، جیسے ہی پنجاب بیت المال کونسل اس کی approval دے گی وہ اس ڈسٹرکٹ کی بیت المال کمیٹی بن جائے گی۔

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! میں عرض کروں گی کہ ۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ! تشریف رکھیں۔ اس پر کافی بات ہو گئی ہے۔

شیخ اعجاز احمد: جناب سپیکر! اگر اجازت ہو تو میں بھی عرض کروں۔

جناب قائم مقام سپیکر: شیخ صاحب! آپ بھی تشریف رکھیں۔

میجر (ریٹائرڈ) معین نواز وڑائچ: جناب سپیکر! یہ جو پارلیمانی سیکرٹری صاحب نے فرمایا ہے کہ معاملہ پہلے کمیٹی کے پاس جائے وہ اس کو confirm کرے، اگر ہم نے نکاح کے لئے ہی پیسے دینے ہیں، بچی کا والد پہلے لوگوں سے پیسے مانگ کر نکاح کرے تو پھر اسے پیسے دینے کا فائدہ کیا ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: میرے خیال میں انہوں نے اس مسئلے پر detail سے بات کی ہے، اگر آپ کے پاس اس سلسلے میں کوئی proposal ہے تو دے دیں۔

میجر (ریٹائرڈ) معین نواز وڑائچ: جناب سپیکر! میں بھی یہی عرض کر رہا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، فرمائیں!

میجر (ریٹائرڈ) معین نواز وڑائچ: جناب سپیکر! یہ جو کمیٹی بنا رہے ہیں، یہی کمیٹی خود جا کر نکاح سے پہلے اس بات کو confirm کر لے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، وہ کہہ رہے ہیں اس کا طریق کار وضع کر رہے ہیں۔

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! ضمنی سوال۔

جناب قائم مقام سپیکر: ڈاکٹر صاحبہ! تشریف رکھیں اس پر بہت بات ہو گئی ہے۔ اگلا سوال نمبر 3466 ڈاکٹر نوشین حامد صاحبہ کا ہے ۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! .On her behalf

جناب قائم مقام سپیکر: شیخ صاحب! ان کے سوالات کو ہم pending کر رہے ہیں، مہربانی۔ اگلا سوال جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ) صاحب کا ہے!

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! سوال نمبر 3549 ہے۔ سماجی بہبود کا جو محکمہ ہے اس کا ambit بہت وسیع ہے۔ میری پارلیمانی سیکرٹری صاحب سے۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: شیخ صاحب! سیکرٹری صاحب نے ابھی مجھے بتایا ہے کہ محمد ارشد ملک صاحب کا فون آیا تھا کہ میرا سوال نمبر 3549 ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو pending کر دیا جائے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! جیسے آپ مناسب سمجھیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ نے سوال جو ذہن میں سوچا ہے وہی کرنا ہے تو اگلے سوال پر کر لیں۔

شیخ علاؤالدین: شکریہ

جناب قائم مقام سپیکر: اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ فائزہ احمد ملک صاحبہ کا ہے۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! سوال نمبر 3615 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ (معزز ممبر نے محترمہ فائزہ احمد ملک کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب قائم مقام سپیکر: جی، اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: خواتین کی ترقی کے لئے دفاتر سے متعلقہ تفصیلات

*3615: محترمہ فائزہ احمد ملک: کیا وزیر سماجی بہبود و بیت المال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) محکمہ سماجی بہبود کے ترقی خواتین کے کتنے دفاتر کہاں کہاں لاہور میں فرائض سرانجام دے رہے ہیں؟

(ب) ان دفاتر کے سال 12-2011 اور 13-2012 کے بجٹ کی تفصیل بتائیں؟

(ج) ان سالوں کے دوران کتنی رقم ترقی خواتین کے لئے مختص کی گئی تھی؟

(د) 12-2011 اور 13-2012 میں کتنی رقم ترقی خواتین پر خرچ ہوئی نیز متعلقہ پراجیکٹس اور ورکشاپس کی تفصیل بتائی جائے؟

(ہ) ان دو سالوں کے دوران ترقی خواتین کے لئے وفاقی حکومت سے کتنی میٹنگز / سیمینارز اور اجلاس ہوئے اور ان میں خواتین کی ترقی کے لئے کیا کیا تجاویز discuss ہوئیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری):

(الف) لاہور میں محکمہ سماجی بہبود کے زیر انتظام خواتین کے لئے مندرجہ ذیل ادارے کام کر رہے ہیں:

1۔کاشانہ:	(نزد مرحبا شادی ہال کالج روڈ، ٹاؤن شپ لاہور)
2۔دار الفلاح:	(سوشل ویلفیئر کمپلیکس، سیکٹر D-I نزد عمر چوک ٹاؤن شپ، لاہور)
3۔قصر بہبود:	12-M ماڈل ٹاؤن نزد انٹرنیشنل بیکری، لاہور
4۔صنعت زار:	22 کشمیر بلاک علامہ اقبال ٹاؤن، لاہور
5۔دار الامان:	نزد تھانہ نواں کوٹ چوک یتیم خانہ لاہور

(ب) ان دفاتر کے سال 12-2011 اور 13-2012 کے بجٹ کی تفصیل درج ذیل ہے۔

نمبر شمار	نام ادارہ	بجٹ سال 12-2011	بجٹ سال 13-2012
1	کاشانہ	6438420/-	7624624/-
2	دار الفلاح	3276000/-	4634000/-
3	قصر بہبود	1382000/-	4246000/-
4	صنعت زار	6133021/-	7352259/-
5	دار الامان	246000/-	372000/-

(ج) محکمہ سماجی بہبود خواتین کے لئے مختلف ادارے چلا رہا ہے جبکہ 8۔مارچ 2012 سے حکومت نے الگ سے محکمہ ترقی خواتین قائم کر دیا ہے اس لئے ترقی خواتین کے لئے مختص رقم کی تفصیل متعلقہ محکمہ سے ہی معلوم کی جا سکتی ہے۔

(د) ان اداروں کے بجٹ کی تفصیل جز (ب) میں دی جا چکی ہے جبکہ محکمہ سماجی بہبود کے زیر انتظام کوئی ورکشاپس منعقد نہ کی گئی ہیں۔

(ہ) ترقی خواتین کا محکمہ چونکہ 8۔مارچ 2012 سے الگ قائم کر دیا گیا ہے لہذا اس جز کا جواب متعلقہ محکمہ ہی دے سکتا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! میرا پہلا ضمنی سوال یہ ہے کہ جز (الف و ب) کے اندر جن پانچ اداروں کے نام دیئے گئے ہیں وہ اس وقت کون چلا رہا ہے، سوشل ویلفیئر چلا رہا ہے، سوشل ڈویلپمنٹ چلا رہا ہے یا ان کو وومن ڈویلپمنٹ چلا رہا ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری): جناب سپیکر! یہ پانچوں ادارے سوشل ویلفیئر پنجاب کے تحت ہی کام کر رہے ہیں اور ان کا سٹاف بھی محکمہ سوشل ویلفیئر کے ماتحت کام کر رہا ہے۔ صنعت زار یا قصر بہبود میں اگر کوئی NGO function کرنا چاہتی ہے تو ان کو facilitate کر دیا جاتا ہے otherwise یہ محکمہ سوشل ویلفیئر ہی چلا رہا ہے۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! یہ محکمہ سوشل ویلفیئر چلا رہا ہے یا وومن ڈیپارٹمنٹ اس کو چلا رہا ہے، انہوں نے جواب کے اندر تو لکھا ہے کہ 8۔ مارچ 2012 کے بعد کی تفصیل متعلقہ محکمہ کے پاس ہی ہوگی۔ انہوں نے جواب میں جو لسٹ دی ہوئی ہے اس میں 13-2012 کا بجٹ کیسے دے دیا گیا ہے، ایک طرف وہ deny کر رہے ہیں اور دوسری طرف بجٹ بھی دے رہے ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری): جناب سپیکر! وومن ڈویلپمنٹ کو ایک الگ محکمہ بنا دیا گیا ہے، ورکنگ ہاسٹل پہلے محکمہ سوشل ویلفیئر کے پاس تھے اب محکمہ وومن ڈویلپمنٹ کے پاس ہیں۔ اسی طرح پانچوں اداروں کے بارے میں انہوں نے پوچھا ہے کہ یہ کون چلا رہا ہے تو میں نے ان کو بتایا ہے کہ ان کو ہمارا اپنا ڈیپارٹمنٹ چلا رہا ہے۔ ہاسٹل اور کچھ ادارے وومن ڈویلپمنٹ کے سپرد کر دیئے گئے ہیں۔ اب ان کی منسٹری بھی الگ ہو گئی ہے جس کا سربراہ ایک سیکرٹری ہے۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! میں سوال علیحدہ سے پڑھ دیتا ہوں، سوال نمبر 3615 کا پہلا component ہے۔ محکمہ سماجی بہبود کے ترقی خواتین کے کتنے دفاتر کہاں کہاں لاہور میں فرائض سرانجام دے رہے ہیں؟ specifically وومن ڈویلپمنٹ کے اداروں کے متعلق پوچھا گیا اور specifically ان پانچ اداروں کی لسٹ آئی، ان کا بجٹ آیا، آگے جا کر کہا گیا کہ 2012 میں ایک الگ ڈیپارٹمنٹ بن گیا۔ یا تو یہ ادارے اس ڈیپارٹمنٹ کے under ہی نہیں ہیں اگر ہیں تو پھر یہ کیوں لکھا گیا ہے کہ اس کے بارے میں متعلقہ محکمہ بتائے گا؟ اس کی تفصیل انہوں نے اپنے محکمہ کے اندر دی ہوئی ہے، میں صرف clarity چاہ رہا ہوں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری): جناب سپیکر! اس میں clearly لکھا ہوا ہے کہ خواتین کی ترقی کے حوالے سے ہی یہ ادارے کام کر رہے ہیں لیکن کچھ ادارے

ایسے تھے جب اس محکمے کی distribution کی گئی اس کو ایک علیحدہ سے محکمہ بنایا گیا تو اس میں یہ settle کر لیا گیا کہ فلاں فلاں کام محکمہ وومن ڈویلپمنٹ کرے گا اور فلاں کام محکمہ سوشل ویلفیئر کے تحت کئے جائیں گے۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! ان پانچ محکموں کا تو بتائیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری): جناب سپیکر! یہ پانچوں ادارے بھی محکمہ سوشل ویلفیئر کے تحت چل رہے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: یہ ادارے ان کا محکمہ چلا رہا ہے اس لئے اس کی detail بھی دی گئی ہے۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! آپ نے یہی کہا ہے کہ یہ پانچ ادارے محکمہ سوشل ویلفیئر چلا رہا ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، یہی چلا رہے ہیں۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! اس کے بعد انہوں نے جو اس میں لکھا ہے کہ ترقی خواتین کے لئے الگ ایک محکمہ وومن ڈویلپمنٹ بنایا گیا ہے، 8۔مارچ 2012 سے حکومت نے الگ سے محکمہ ترقی خواتین قائم کر دیا ہے میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ اس کی کیا implications ہیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: وہ کون کون سے ادارے چلا رہے ہیں؟

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! 8۔مارچ 2012 کو جو نیا ڈیپارٹمنٹ بنا وہ ڈیپارٹمنٹ کیا ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: ترقی خواتین ڈیپارٹمنٹ کا پوچھ رہے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری): جناب سپیکر! میں نے پہلے بھی بتایا ہے کہ پہلے جو ادارے کام کر رہے تھے ان تمام کا بجٹ سوشل ویلفیئر منسٹری کے تحت بنتا تھا لیکن جب سے ترقی خواتین علیحدہ کر دیا گیا ہے تو یہ information اس کے پاس ہے کہ ان کے پاس جو ادارے کام کر رہے ہیں ان کے لئے انہوں نے کتنا بجٹ رکھا ہوا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ ترقی خواتین کے محکمے کی detail بتائیں کہ اس کا کیا function ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال(حاجی محمد الیاس انصاری): جناب سپیکر!2012 سے پہلے تک اس پر سوشل ویلفیئر کا کنٹرول تھا اور وہ detail ہمارے پاس ہے اور جب سے اسے علیحدہ کر دیا گیا ہے تو اس کے بعد سے وہی بتا سکتے ہیں کہ اس کا کتنا بجٹ رکھا ہو گا۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر!انہوں نے کہا ہے کہ فلاں فلاں کام ہم کریں گے، فلاں فلاں وہ کریں گے۔ میں صرف clarity لینا چاہ رہا ہوں کہ فلاں فلاں کی definition میں کیا ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب!یہی بتا دیں کہ آپ کیا کر رہے ہیں اور ان کا کیا کام ہے؟

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر!وومن ڈویلپمنٹ دوسرا فلاں فلاں کر رہا ہے تو یہ جو فلاں فلاں والی بات ہے اس کے اندر کیا ہے؟ یہ انہوں نے کہا ہے میں نے نہیں کہا، میں تو clarity لے رہا ہوں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال(حاجی محمد الیاس انصاری): جناب سپیکر!میں نے کہا ہے کہ اس وقت ہمارا ڈیپارٹمنٹ جو کام کر رہا ہے اس میں کاشانہ، دارالفلاح: قصر بہبود، صنعت زار اور دارالامان ہے۔ محترم فاضل ممبر جو بات کہنا چاہ رہے ہیں میں سوال کر دیتا ہوں کہ یہ مجھے بتادیں کہ---

جناب قائم مقام سپیکر: آپ سوال نہ کریں، جواب دیں۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر!مجھے پارلیمانی سیکرٹری بنادیں تو میں جواب دے دیتا ہوں۔ میرا صرف اتنا سوال تھا کہ اگر وومن ڈویلپمنٹ الگ ڈیپارٹمنٹ بن گیا ہوا ہے تو وہ والے کام انہوں نے اپنے under کیوں رکھے ہوئے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال(حاجی محمد الیاس انصاری): جناب سپیکر!ہم نے under نہیں رکھے ہوئے۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر!انہوں نے تفصیل دی ہوئی ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال(حاجی محمد الیاس انصاری): جناب سپیکر!وومن ڈویلپمنٹ کی تفصیل متعلقہ ڈیپارٹمنٹ ہی دے گا میں تو وہ بتا رہا ہوں جو سوشل ویلفیئر ڈیپارٹمنٹ کام کر رہا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: میں بتا دیتا ہوں۔ بات یہ ہے کہ یہ 2012 تک ان کے پاس تھا جس کی انہوں نے تفصیل دے دی ہے۔ اب 8-مارچ 2012 سے یہ ڈیپارٹمنٹ علیحدہ کر دیا گیا ہے اس لئے اس کا جواب وہ دیں گے۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! یہ سوال 2014 کا آیا ہوا ہے۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: ان دفاتر کی سال 12-2011 کے بجٹ کی تفصیل درج ذیل ہے۔ انہوں نے اس کی تفصیل تو دی ہوئی ہے۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! آپ خود جواب نہ دیں بلکہ ان کو دینے دیں۔ ان سے clarity تو لینے دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری): جناب سپیکر! یہ نیا سوال لے آئیں تو اس پر ان کو تفصیل کے ساتھ جواب دے دیں گے۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! شاید پارلیمانی سیکرٹری صاحب کے علم میں نہیں ہے کہ 2002 کے tenure میں محکمہ سوشل ویلفیئر اور وومن ڈویلپمنٹ الگ کر دیئے گئے تھے۔ ان کے دو different وزراء تھے، بعد میں یہ دونوں ڈیپارٹمنٹ میری والدہ کے پاس تھے۔ میری والدہ ان کی منسٹر رہی ہیں۔ میں ان کے notice میں لانا چاہوں گا کہ یہ ڈیپارٹمنٹ 2002 سے الگ ہیں۔ آپ اس چیز کو چیک کریں کہ یہ غلط جواب ہے اور اس جواب میں جھوٹ بولا جا رہا ہیں۔ آپ ایک چیز کو ریکارڈ سے نہیں مٹا سکتے کہ 2002 میں یہ دو مختلف محکمے تھے۔ سوشل ویلفیئر کی وزیر صغریٰ امام تھیں اور وومن ڈویلپمنٹ کی وزیر میری والدہ تھیں۔ صغریٰ امام کے استعفیٰ کے بعد میری والدہ کے پاس دونوں محکموں کا چارج تھا۔ اس چیز کو یہاں سے نہیں مٹایا جا سکتا۔ مجھے بتایا جائے کہ یہاں پر جھوٹا جواب کیوں دیا جا رہا ہے اور پھر اس پر بحث بھی کی جا رہی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری): جناب سپیکر! مجھے یاد ہے کہ 2002 میں محترم ممبر کی والدہ محترمہ وزیر تھیں تو ان کے پاس سوشل ویلفیئر کا چارج بھی تھا۔ یہ نیا سوال بن رہا ہے، یہ نیا سوال لے کر آ جائیں تو ہم انہیں detail فراہم کر دیں گے۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: ان سے جواب تو لے لینے دیں۔

قاضی احمد سعید: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: قاضی صاحب! آپ ذرا تشریف رکھیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری): جناب سپیکر! میں نے کہا ہے کہ 2012 میں وومن ڈویلپمنٹ کو علیحدہ کیا گیا تھا۔ میں اب بھی گارنٹی سے یہ بات کہتا ہوں کہ ان کو یہ confusion ہو رہی ہے کہ اس وقت ان کے تین منسٹر تھے۔ اگر انہوں نے مزید کوئی بات کرنی ہے تو نیا سوال لے آئیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ کہتے ہیں کہ یہ ادارہ 8۔مارچ 2012 کو الگ کیا گیا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری): جی۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! پھر 2002 میں ایک محکمے کے تین وزراء کیسے ہو سکتے ہیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: میرے خیال میں اس سوال کو pending کرتے ہیں اور پارلیمانی سیکرٹری صاحب اس کا تفصیلی جواب دیں گے۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! pending کیوں؟

جناب قائم مقام سپیکر: فتیانہ صاحب! وہ کہہ رہے ہیں کہ یہ ڈیپارٹمنٹ 2012 میں علیحدہ ہوا ہے۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! میں ضمنی سوال کرنا چاہتا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: نہیں۔ احمد خان صاحب! پلیز تشریف رکھیں۔ اس کو confuse کیا جا رہا ہے۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! پلیز میری بات تو سن لیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: نہیں۔ آپ تشریف رکھیں۔ پارلیمانی سیکرٹری صاحب! میں اس سوال کو pending کر رہا ہوں آپ اس کا detail میں دوبارہ جواب دیں گے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری): جناب سپیکر! ٹھیک ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: اگلا سوال نمبر 3875 محترمہ سعدیہ سہیل رانا صاحبہ کا ہے اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال چودھری اشرف علی انصاری صاحب کا ہے۔

چودھری اشرف علی انصاری: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ شکریہ۔جناب سپیکر! سوال نمبر 3910 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

گداگروں سے متعلقہ تفصیلات

*3910: چودھری اشرف علی انصاری: کیا وزیر سماجی بہبود و بیت المال از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ کچھ گداگر، بچوں کو معذور کر کے بھیک مانگنے پر لگا دیتے ہیں؟

(ب) کیا حکومت معذور بھکاریوں کو تحویل میں لے کر ان بھکاریوں اور ان کے سرپرستوں کے ڈی این اے ٹیسٹ کروانے کا ارادہ رکھتی ہے تاکہ پتا لگایا جا سکے کہ یہ معذور بھکاری انہی لوگوں کے اہلخانہ سے ہیں یا انہیں اغواء کیا گیا ہے؟

(ج) کیا حکومت معذور بھکاریوں کو تحویل میں لے کر تحقیقات کرنے کا ارادہ رکھتی ہے کہ ان بھکاریوں کی معذوری کی وجہ کیا تھی کیا ماضی میں ایسی کوئی practice کی گئی، معزز ایوان کو آگاہ فرمائیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری):

(الف) یہ بات اس حد تک درست ہے کچھ معذور بچے سڑکوں پر بھیک مانگتے نظر آتے ہیں تاہم اس بات کا فی الحال کوئی ثبوت نہ ہے کہ ان کو گداگری کروانے کے لئے معذور کیا گیا یا وہ معذوری کی وجہ سے گداگری کر رہے ہیں۔

(ب) بھکاریوں کو تحویل میں لینے کی ذمہ داری ہوم ڈیپارٹمنٹ کی ہے جبکہ محکمہ سوشل ویلفیئر اپنے ادارے Beggar's Home میں بھکاریوں کی rehabilitation خدمت کے ساتھ ساتھ میڈیکل کی سہولت فراہم کرے گا۔ ڈی این اے ٹیسٹ کروانا ان کے پیچھے محرکات مثلاً اغواء وغیرہ کا پتا کرنا محکمہ کی ذمہ داری نہ ہے۔

(ج) محکمہ کے زیر انتظام بھکاریوں کے لئے لاہور میں Beggar Home کے نام سے ایک ادارہ تکمیل کے آخری مراحل میں ہے جس میں بھکاریوں کی مکمل Case History لینے کا

ارادہ رکھتا ہے جس کے بعد ان کو rehabilitate کیا جائے گا۔ تاہم ماضی میں ایسا کوئی عمل نہ ہوا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

چودھری اشرف علی انصاری: جناب سپیکر! اس سوال کے جز (الف) میں پوچھا گیا تھا کہ کیا یہ درست ہے کہ کچھ گداگر، بچوں کو معذور کر کے بھیک مانگنے پر لگا دیتے ہیں تو جواب میں بتایا گیا ہے کہ یہ بات اس حد تک درست ہے کہ کچھ معذور بچے سڑکوں پر بھیک مانگتے نظر آتے ہیں تاہم اس بات کا فی الحال کوئی ثبوت نہ ہے کہ ان کو گداگری کروانے کے لئے معذور کیا گیا یا وہ اس معذوری کی وجہ سے گداگری کر رہے ہیں۔ میری گزارش ہے کہ والدین کو بچوں سے اتنا پیار ہوتا ہے کہ وہ بچوں کے لئے ہر قسم کی قربانی دینے حتیٰ کہ اپنی جان بھی قربان کرنے کو تیار ہوتے ہیں۔ والدین کسی صورت نہیں چاہتے کہ خدانخواستہ ان کے بچے معذور ہو جائیں اس کے باوجود ہمیں سڑکوں پر، چوراہوں پر اور گلی کوچوں میں ایسے بچے کثرت سے نظر آتے ہیں جو معذور ہوتے ہیں اور بھکاری بھی ہوتے ہیں۔

جناب سپیکر! میری گزارش ہے کہ کیا صرف انسانی ہمدردی کے ناتے محکمہ سماجی بہبود کی یہ ذمہ داری نہیں ہے کہ وہ ایسے بچوں کو پکڑے ان کے DNA ٹیسٹ کرائے اور ان کے لواحقین کے بھی DNA ٹیسٹ کرائے جائیں تاکہ پتا چلے کہ یہ جو بچے معذور ہو رہے ہیں ان کے پیچھے کیا محرکات تھے لہذا پارلیمانی سیکرٹری صاحب اس بارے میں فرما دیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری): جناب سپیکر! میرے بھائی نے Beggars کے حوالے سے بڑی اچھی نشاندہی کی ہے۔ اس سلسلے میں ہمارا ڈیپارٹمنٹ ہر ضلع کی سطح پر کام کر رہا ہے۔ مسئلہ یہ آ رہا تھا کہ پورے پنجاب میں کہیں پر بھی Beggars Home نہیں تھے ہم ابھی لاہور میں ایک Beggars Home بنا رہے ہیں جہاں پر انہیں میڈیکل کی سہولتیں بھی فراہم کی جائیں گی اور یہ بھی معلوم کیا جائے گا کہ آیا ان کے پیچھے کون سے ایسے ہاتھ ہیں جو بچوں کو بھکاری بناتے ہیں، انہیں معذور کرتے ہیں۔ لاہور میں بلڈنگ مکمل ہو گئی ہے اور بھرتی ہونے جا رہی ہے۔ ہمارے وزیر اعلیٰ پنجاب نے لاہور میں Beggars Home مکمل کر لیا ہے اس کے بعد اسے ڈویژن level پر لے جائیں گے، جب تمام ڈویژنز میں یہ Beggars Home بن جائیں گے تو انشاء اللہ تعالیٰ اس لعنت کو ختم کر دیا جائے گا۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! میں ضمنی سوال کرنا چاہتا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جن کا سوال ہے وہ کھڑے ہوئے ہیں۔

چودھری اشرف علی انصاری: ملک صاحب! آپ سوال کرلیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: انصاری صاحب! پھر آپ ضمنی سوال نہیں کریں گے۔ جی، ملک محمد احمد خان صاحب!

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! جز (ب وج) دونوں کے اندر جواب یہ دیا گیا ہے کہ بھکاریوں کو تحویل میں لینے کے لئے ہوم ڈیپارٹمنٹ جبکہ محکمہ سوشل ویلفیئر اپنے ادارے Beggars Home، میں نے آپ کی وساطت سے پارلیمانی سیکرٹری سے سوال کرنا ہے کہ Beggars Home جو rehabilitation کا کام کرے گا کیا یہ لفظ politically correct ہے؟ جیسے آج ہم paralysed کو paralyse نہیں کہتے بلکہ special person کہتے ہیں تو Beggars Home کے لئے یونائیٹڈ نیشن کے چارٹر کے مطابق محکمہ جواب دے رہا ہے، اسمبلی کے floor پر جواب آ رہا ہے تو کیا ہم Beggars کو Improvement Centre یا Correction Centre یعنی rehabilitation Home کا نام دے سکتے ہیں؟ whether this is politically correct or not جناب پارلیمانی سیکرٹری ایک تو اس کا جواب دیں اور دوسرا۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ کو Beggars Home کے نام پر اعتراض ہے؟

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! مجھے بالکل اس پر اعتراض ہے۔ جب اس نے rehabilitation کا کام کرنا ہے اور میرے اسی ضمنی سوال کی continuation ہے کہ محکمہ کے زیر انتظام بھکاریوں کے لئے Beggars Home کے نام سے ایک ادارہ تکمیل کے آخری مراحل میں ہے جس میں بھکاریوں کی مکمل case history لینے کا ارادہ ہے۔ کیا یہ جو بھکاریوں کی case history لے رہے ہیں اس کے لئے ہوم ڈیپارٹمنٹ کے ساتھ ان کے محکمے کی کوئی coordination ہے اگر ہے تو وہ کیا ہے؟ میرے ضمنی سوال کے دو پہلو ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: ملک محمد احمد خان نے Beggars Home کے نام پر اعتراض کیا ہے اور کہا ہے کہ اس کو تبدیل کیا جائے۔ پارلیمانی سیکرٹری صاحب ذرا اس کی وضاحت فرما دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال(حاجی محمد الیاس انصاری):جناب سپیکر! Beggar's Home کی عمارت ابھی مکمل ہوئی ہے اگر یہ ایوان چاہتا ہے کہ اس کا کوئی اور نام رکھا جائے تو مجھے اس پر کوئی اعتراض نہیں ہوگا۔حکومت نے Child Protection کے لئے ایک علیحدہ ادارہ بھی تشکیل دیا ہے۔ان Beggars Home کا محکمہ ہوم سے بھی concern ہوگا۔جس طرح محکمہ جات کا آپس میں link ہوتا ہے اسی طریقے سے محکمہ ہوم کو سماجی بہبود کے ساتھ attach کیا جائے گا۔اگر انتظامیہ سے خدمات لینی پڑیں تو ان سے لیں گے اور اگر پولیس کی خدمات درکار ہوں گی تو ان سے تعاون کے لئے کہا جائے گا۔

جناب احسن ریاض فتیانہ:جناب سپیکر!ابھی پارلیمانی سیکرٹری صاحب نے کہا ہے کہ یہ محکمہ ہوم کا کام ہے تو میں ان کو یاد دہانی کرانا چاہوں گا کہ ایک Child Protection Bureau محکمہ سماجی بہبود کے تحت کام کر رہا تھا۔اس کے کام میں سڑکوں پر بھیک مانگنے والے بچوں کو تحفظ دینا اور ان کی فلاح و بہبود کے لئے کام کرنا شامل تھا۔

جناب قائم مقام سپیکر:ابھی پارلیمانی سیکرٹری صاحب نے اپنے جواب میں اس کا ذکر تو کیا ہے۔

جناب احسن ریاض فتیانہ:جناب سپیکر!انہوں نے Child Protection Bureau کی بات نہیں کی،اس کی پہلی چیئرپرسن ڈاکٹر فائزہ اصغر تھیں اور انہوں نے اس حوالے سے بڑا اچھا کام کیا تھا۔کیا پارلیمانی سیکرٹری بتا سکتے ہیں کہ وہ Bureau کدھر گیا،کیا ایسا ہو سکتا ہے کہ ایک محکمہ کوئی activity perform کر رہا ہو اور بعد میں کہہ دے کہ یہ میرا کام نہیں بلکہ کسی اور محکمہ کا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال(حاجی محمد الیاس انصاری):جناب سپیکر! Child Protection Bureau اب بھی محکمہ ہوم کے تحت کام کر رہا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر:اب وقفہ سوالات ختم ہوتا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال(حاجی محمد الیاس انصاری):جناب سپیکر!میں بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر:بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

ٹوبہ ٹیک سنگھ: ورکنگ وومن ہاسٹل کی عمارت سے متعلقہ تفصیلات

*3937: جناب امجد علی جاوید: کیا وزیر سماجی بہبود و بیت المال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا ٹوبہ ٹیک سنگھ میں ورکنگ وومن ہاسٹل کی عمارت تعمیر ہو چکی ہے؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو اس عمارت کی تعمیر کب مکمل ہوئی اور اس پر کل کتنی لاگت آئی؟

(ج) کیا تعمیر شدہ بلڈنگ میں ورکنگ وومن ہاسٹل نے کام شروع کر دیا ہے؟

(د) اگر جز (ج) کا جواب نفی میں ہے تو ایسا نہ کرنے کی وجوہات کیا ہیں اور کروڑوں روپے کی لاگت سے تعمیر شدہ بلڈنگ پر کون قابض ہے؟

(ہ) کیا محکمہ ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر کی ضروریات کے پیش نظر ورکنگ وومن ہاسٹل کو فوری شروع کرنے کا ارادہ رکھتا ہے اگر رکھتا ہے تو کب تک؟

وزیر سماجی بہبود و بیت المال (سید ہارون احمد سلطان بخاری):

(الف) جی ہاں! ٹوبہ ٹیک سنگھ میں ورکنگ وومن ہاسٹل کے لئے وفاقی وزارت ترقی و خواتین کی مدد سے ہاسٹل کی تعمیر شروع کی گئی تھی لیکن یہ بلڈنگ مکمل ہوئی اور نہ ہی اس میں ہاسٹل فار ورکنگ وومن شروع کیا جا سکا۔

(ب) اس کی تعمیر 1995 تک ہوئی اور اس پر 9.04 لاکھ روپے کی لاگت آئی۔

(ج) یہ بلڈنگ ہاسٹل کے لئے استعمال نہ کی جا رہی ہے۔

(د) ضلعی حکومت نے یہ عمارت سال 2001 میں محکمہ تعلیم کو استعمال کے لئے دی تھی۔ اس وقت اس عمارت میں محکمہ تعلیم اور لٹریسی کے ضلعی دفاتر اور ایڈمنسٹریشن کا دفتر کام کر رہا ہے۔

(ہ) سال 2012 میں ترقی خواتین کا علیحدہ محکمہ وجود میں آنے کے بعد ہاسٹل قائم کرنے کی ذمہ داری ان کے سپرد کر دی گئی تھی۔ ضلع میں ہاسٹل کے قیام سے متعلق سوال محکمہ ترقی خواتین سے پوچھا جا سکتا ہے۔

ٹوبہ ٹیک سنگھ: محکمہ سماجی بہبود کے اداروں اور عمارات سے متعلقہ تفصیلات

*3938: جناب امجد علی جاوید: کیاوزیر سماجی بہبود و بیت المال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں محکمہ سماجی بہبود کے تحت کتنے ادارے کام کر رہے ہیں؟

(ب) کیا یہ تمام ادارے محکمہ کی اپنی عمارات میں کام کر رہے ہیں؟

(ج) اگر جز (ب) کا جواب مکمل اثبات میں نہیں ہے تو ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں کون کون سی عمارات کرایہ پر ہیں اور محکمہ سالانہ کتنی رقم عمارات کے کرایہ کی مد میں ادا کر رہا ہے؟

(د) کیا محکمہ مستقبل قریب میں ان اداروں کے لئے عمارات تعمیر کرنے کا منصوبہ رکھتا ہے تو کب تک؟

وزیر سماجی بہبود و بیت المال (سید ہارون احمد سلطان بخاری):

(الف) ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں محکمہ سماجی بہبود کے زیر انتظام مندرجہ ذیل ادارے کام کر رہے ہیں۔

1۔ صنعت زار

2۔ دارالامان

3۔ اولڈ ایج ہوم (عافیت)

(ب) جی ہاں! یہ ادارے اپنی عمارات میں کام کر رہے ہیں۔

(ج) چونکہ تمام ادارے اپنی عمارات میں کام کر رہے ہیں لہذا کرایہ کی مد میں کوئی رقم خرچ نہ کی جا رہی ہے۔

(د) تمام کام کرنے والے اداروں کی اپنی عمارات موجود ہیں۔

محکمہ سوشل ویلفیئر کے زیر انتظام جیل پراجیکٹ سے متعلقہ تفصیلات

*4157: محترمہ شمیلہ اسلم: کیاوزیر سماجی بہبود و بیت المال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) محکمہ سوشل ویلفیئر کے جیل پراجیکٹ، پنجاب کے کن کن اضلاع کی جیلوں میں کام کر رہے ہیں؟

(ب) ان پراجیکٹ کے تحت جیلوں میں کیا کیا سہولیات مہیا کی جاتی ہیں؟

(ج) کیا ضلع وہاڑی کی جیل میں اس پراجیکٹ کے تحت کام ہو رہا ہے اگر نہیں تو ایوان کو وجوہات سے آگاہ کیا جائے؟

وزیر سماجی بہبود و بیت المال (سید ہارون احمد سلطان بخاری):

(الف) محکمہ سوشل ویلفیئر کے تحت 20 جیل پراجیکٹ کام کر رہے ہیں جن میں ضلع اٹک، بہاولنگر، بہاولپور (2)، فیصل آباد (2)، گوجرانوالہ، گجرات، جھنگ، جہلم، قصور، لاہور (2)، میانوالی، ملتان، رحیم یار خان، راولپنڈی، ساہیوال، شیخوپورہ اور سیالکوٹ شامل ہیں۔

(ب) محکمہ سوشل ویلفیئر کے تحت جیل پراجیکٹ میں خواتین قیدیوں کو میڈیکل اور لیگل سہولیات کے ساتھ ساتھ counseling بھی کی جاتی ہے اس کے علاوہ تعلیم بالغاں، مذہبی تعلیم، پیشہ وارانہ مہارت اور خاندان کے ساتھ روابط بہتر کرنے کی بھی سہولیات فراہم کی جاتی ہیں۔

(ج) ضلع وہاڑی میں اس وقت کوئی جیل پراجیکٹ کام نہیں کر رہا ہے تاہم محکمہ کے اگلے پانچ سالہ منصوبہ میں ضلع وہاڑی کی جیل میں بھی پراجیکٹ شروع کرنے کا ارادہ ہے۔

میانوالی: محکمہ سماجی بہبود کے دفاتر سے متعلقہ تفصیلات

*4333: جناب احمد خان بھچر: کیا وزیر سماجی بہبود و بیت المال از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع میانوالی میں محکمہ سماجی بہبود کے کتنے دفاتر کہاں کہاں چل رہے ہیں؟

(ب) اس محکمہ کا ضلع میانوالی کا سال 14-2013 کا بجٹ مدوار بتائیں؟

(ج) ان سالوں کے دوران کتنا بجٹ کن کن فلاحی کاموں پر خرچ ہوا، ان کاموں کی تفصیلات مع تخمینہ لاگت بتائیں؟

(د) اس محکمہ کے کون کون سے ادارے کہاں کہاں اس ضلع میں چل رہے ہیں؟

وزیر سماجی بہبود و بیت المال (سید ہارون احمد سلطان بخاری):

(الف) ضلع میانوالی میں محکمہ سوشل ویلفیئر و بیت المال کے 9 دفاتر کام کر رہے ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

1۔ ڈسٹرکٹ آفس سوشل ویلفیئر و بیت المال، کالا باغ روڈ، میانوالی۔

2۔ ڈپٹی ڈسٹرکٹ آفس سوشل ویلفیئر و بیت المال، کالا باغ روڈ، میانوالی۔

3۔ ڈسٹرکٹ انڈسٹریل ہوم (صنعت زار)، B&R کالونی، میانوالی۔

4۔ دارالامان، بالمقابل تعمیر ملت سکول، میانوالی۔

5۔ Socio Economic & Rehabilitation Centre ، سنٹرل جیل، میانوالی۔

6۔ میڈیکل سوشل سروسز پراجیکٹ، ٹی ایچ کیو، ہسپتال، میانوالی۔

7۔ ڈپٹی ڈسٹرکٹ آفس سوشل ویلفیئر وبیت المال، کندیاں نزد ریلوے کالونی۔

8۔ ڈپٹی ڈسٹرکٹ آفس سوشل ویلفیئر وبیت المال، عیسٰی خیل، محلہ نگرے خیل، میانوالی۔

9۔ میڈیکل سوشل سروسز پراجیکٹ، ٹی ایچ کیو، ہسپتال، عیسٰی خیل۔

(ب) محکمہ سوشل ویلفیئر کا ضلع میانوالی کا14-2013 کا کل بجٹ جاری اخراجات کے لئے 23469356/-جس کی تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) محکمہ سوشل ویلفیئر کاmandateہی عوام کی فلاح و بہبود ہے اور اس کے تمام ادارے فلاحی ادارے ہیں اور ان اداروں کا تمام بجٹ فلاحی کاموں پر خرچ ہوتا ہے، لہذا فلاحی کاموں پر خرچ ہونے کی تفصیل الگ سے فراہم نہیں کی جاسکتی۔

(د) ضلع میانوالی میں محکمہ سوشل ویلفیئر کے زیر انتظام چلنے والے اداروں کی تفصیل جز(الف) میں بیان کر دی گئی ہے۔

صوبہ بھر میں بھکاریوں کی بحالی سے متعلقہ تفصیلات

*4335: جناب احمد خان بھچر: کیا وزیر سماجی بہبود وبیت المال از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پچھلے دو سالوں کے دوران صوبہ پنجاب میں بھکاریوں کی بحالیrehabilitationکے لئے کیا اقدامات اٹھائے گئے ہیں اور ان پر کتنے اخراجات ہوئے؟

(ب) کیا حکومت بھکاریوں کیrehabilitationکے حوالے سے کوئی جامع پالیسی مرتب کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر سماجی بہبود وبیت المال (سید ہارون احمد سلطان بخاری):

(الف) محکمہ سماجی بہبود نے مالی سال12-2011سے لاہور میں Punjab Vagrancy Ordinance 1958 کے تحت دارالکفالہ کی بلڈنگ کی تعمیر شروع کی ہوئی ہے۔اس بلڈنگ کی تعمیر کی لاگت62.415 ملین روپے ہے اور پچھلے دو سالوں کے دوران اس پر 22.980 ملین روپے خرچ ہو چکے ہیں۔بلڈنگ کی تعمیر تقریباً مکمل ہو چکی ہے اور عنقریب اس کا افتتاح کر دیا جائے گا۔

تاہم ضلعی رابطہ افسر لاہور نے مندرجہ ذیل فلاحی تنظیموں کی عمارات کو دارالکفالہ قرار دیا تھا

1۔ ایدھی ہوم (برائے مرد)، 25۔کینال پارک گلبرگ۔II لاہور۔

2۔ بلقیس ایدھی ہوم (برائے خواتین)، گوندل چوک کالج روڈ، ٹاؤن شپ، لاہور

3۔ سبحانی فاؤنڈیشن نزد علی مسجد، فردوس پارک غازی روڈ، لاہور۔

پچھلے دو سالوں کے دوران ضلعی حکومت لاہور اور محکمہ سماجی بہبود نے 999 بھکاریوں کو پکڑا جن میں 22 کے خلاف مقدمات درج کئے گئے جبکہ 929 کو بیان حلفی کے تحت چھوڑ دیا گیا۔ ان تمام کاموں پر کوئی علیحدہ سے خرچہ نہ کیا گیا ہے بلکہ یہ ضلعی حکومت اور محکمہ کے دستیاب وسائل اور افرادی قوت کو استعمال کر کے کیا گیا ہے۔

(ب) Punjab Vagrancy Ordinance, 1958 تمام بھکاریوں کی بحالی کے لئے ایک واضح پالیسی قانون ہے۔ تاہم اس پر عملدرآمد نہ ہونے کی وجہ سے اس کے اثرات محسوس نہ ہو سکے ہیں۔ محکمہ فی الحال کوشش کر رہا ہے کہ آئندہ سالوں میں اس قانون پر عملدرآمد کو یقینی بنایا جا سکے۔

ضلع لاہور میں جہیز فنڈز سے متعلقہ تفصیلات

*4710: ڈاکٹر مراد راس: کیا وزیر سماجی بہبود و بیت المال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع لاہور میں 13-2012 میں کل کتنی رقم جہیز فنڈ کی مد میں تقسیم کی گئی؟

(ب) ان سالوں کے دوران جہیز فنڈ کے لئے پی پی۔152 لاہور سے کتنی درخواستیں موصول ہوئیں؟

(ج) کتنی درخواستوں پر جہیز فنڈ جاری کیا گیا، کتنی درخواستیں ابھی زیر کارروائی ہیں اور کتنی درخواستیں مسترد کی گئیں، ان cases کی منظوری کون سی اتھارٹی دیتی ہے؟

وزیر سماجی بہبود و بیت المال (سید ہارون احمد سلطان بخاری):

(الف) لاہور میں 13-2012 میں 1,12,32000 روپے کی رقم جہیز فنڈ کی مد میں سے تقسیم کی گئی۔

(ب،ج) ان سالوں کے دوران جہیز فنڈ کے لئے پی پی۔152 لاہور سے سولہ درخواستیں موصول ہوئیں۔ آٹھ درخواستوں پر جہیز فنڈ جاری کیا گیا۔ پانچ درخواستیں ابھی زیر کارروائی ہیں، تین درخواستیں مسترد کی گئی ہیں اور ان cases کی منظوری ضلعی بیت المال کمیٹی دیتی ہے۔

لاہور: دارالامان سے متعلقہ تفصیلات

*4720: ڈاکٹر مراد راس: کیا وزیر سماجی بہبود و بیت المال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) لاہور میں کتنے دارالامان قائم ہیں، ان کے نام اور جگہ کی تفصیل بتائیں؟

(ب) ان میں کتنے افراد رہائش پذیر ہیں؟

(ج) ان اداروں کے سال 13-2012 اور 14-2013 کے اخراجات کی تفصیل سال وار اور مد وار بتائیں؟

(د) لاہور میں حکومت آئندہ آنے والے پانچ سالوں کے دوران کتنے مزید فلاحی گھر / دارالامان بنانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر سماجی بہبود و بیت المال (سید ہارون احمد سلطان بخاری):

(الف) محکمہ سوشل ویلفیئر کے زیر انتظام لاہور میں صرف ایک دارالامان کام کر رہا ہے جو E-36/30 نزد پولیس سٹیشن نواں کوٹ بند روڈ چوک یتیم خانہ واقع ہے۔

(ب) دارالامان لاہور میں اس وقت کل 93 افراد رہائش پذیر ہیں جن میں 74 خواتین اور 19 بچے شامل ہیں۔

(ج) سال 13۔2012 میں کل 5,775,223 روپے جبکہ 14۔2013 میں کل 5,638,973 روپے خرچ ہوئے جن کی تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) سوشل ویلفیئر کے زیر انتظام پنجاب کے ہر ضلع میں ایک ایک دارالامان کام کر رہا ہے تاہم ضلع لاہور میں خواتین کی تعداد کو مد نظر رکھتے ہوئے ایک نئے دارالامان کا منصوبہ زیر غور ہے۔

حلقہ پی پی۔234 وہاڑی میں سرکاری سکولوں سے متعلقہ تفصیلات

*4846: میاں عرفان دولتانہ: کیا وزیر سماجی بہبود و بیت المال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) پی پی۔234 وہاڑی میں خواتین کے لئے کتنے دستکاری سکول قائم ہیں؟

(ب) ان دستکاری سکولوں میں خواتین کو کون کون سی دستکاری کی تعلیم دی جاتی ہے؟

(ج) ان کورسز میں داخلہ لینے کی کیا شرائط ہے؟

(د) 14۔2013 کے دوران کتنی خواتین نے دستکاری سکولوں میں داخلہ لیا؟

وزیر سماجی بہبود و بیت المال (سید ہارون احمد سلطان بخاری):

(الف) پی پی۔234 وہاڑی میں صرف ایک دستکاری سکول کام کر رہا ہے۔

(ب) اس دستکاری سکول میں خواتین کو صرف ڈریس میکنگ سکھایا جاتا ہے۔

(ج) ایسی پرائمری پاس خواتین جن کی عمر 18 تا 29 سال کے درمیان ہو اور 100 روپے داخلہ فیس بھی ادا کریں، داخلہ لینے کی اہل ہیں۔

(د) مارچ 2014 میں الحمد ترقیاتی تنظیم موضع جھیڈو کے زیر انتظام دستکاری سکول کا اجراء ہوا ہے جس میں سال 14-2013 کے دوران 26 خواتین نے داخلہ لیا۔

لاہور میں ادارہ عافیت سے متعلقہ تفصیلات

*4885: باؤ اختر علی: کیا وزیر سماجی بہبود و بیت المال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) لاہور میں قائم ادارہ عافیت میں اس وقت کتنے بزرگ رہائش پذیر ہیں اور ان کو کیا کیا سہولیات فراہم کی جاتی ہیں؟

(ب) مذکورہ ادارہ کا دفتر کہاں ہے اور اسے کہاں سے فنڈز مہیا کئے جاتے ہیں؟

(ج) سال 12-2011 میں اس ادارہ کا کل کتنا خرچہ ہوا نیز ملازمین کی تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟

وزیر سماجی بہبود و بیت المال (سید ہارون احمد سلطان بخاری):

(الف) ادارہ عافیت لاہور میں اس وقت 33 بزرگ رہائش پذیر ہیں۔ ان افراد کو رہائش، کھانا پینا، کپڑے، ادویات اور دیگر سہولیات مفت فراہم کی جاتی ہیں۔

(ب) ادارہ عافیت سوشل ویلفیئر کمپلیکس سیکٹر D-I بلاک 3 عمر چوک ٹاؤن شپ لاہور میں واقع ہے۔ اس ادارہ کو پنجاب گورنمنٹ کی طرف سے فنڈز مہیا کئے جاتے ہیں۔

(ج) سال 12-2011 میں ادارہ کا کل خرچہ -/36,88,640 روپے تھا جبکہ ادارہ ہذا میں کام کرنے والے ملازمین کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	نام	عہدہ
1	عروج فاطمہ	سوشل ویلفیئر آفیسر
2	سیٹ خالی (2)	نرس
3	محمد شفیق	ہاؤس کیپر
4	محمد عدنان	کلرک

5	ناصر علی	ڈرائیور
6	محمد لطیف	نائب قاصد
7	علی ربانی	نائب قاصد
8	خلیل احمد	دھوبی
9	محمد مشتاق	باورچی
10	محمد یونس	باورچی
11	سحرش محمود	ہیلپر
12	طارق وارث	ہیلپر
13	محمد کاشف	چوکیدار
14	محمد سرور	چوکیدار
15	سیٹ خالی	مالی
16	رفعت بی بی	خاکروب
17	ندیم مسیح	خاکروب

میرج گرانٹ سے متعلقہ تفصیلات

*5021: **محترمہ نبیرہ عندلیب:** کیا وزیر سماجی بہبود و بیت المال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) مالی سال13۔2012 میں میرج گرانٹ کی مد میں ضلع لاہور کو کتنی رقم فراہم کی گئی؟

(ب) میرج گرانٹ کے لئے کتنی درخواستیں موصول ہوئیں؟

(ج) کتنے افراد کی امداد کی گئی اور کتنے افراد کی درخواستیں مسترد ہوئیں؟

(د) ان کی منظوری دینے والی اتھارٹی کا نام، عہدہ اور گریڈ کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(ہ) اس مد میں مالی امداد کے لئے درخواست دہندہ کو کس اتھارٹی سے documents کی تصدیق کروانا ضروری ہے؟

وزیر سماجی بہبود و بیت المال (سید ہارون احمد سلطان بخاری):

(الف) مالی سال13۔2012 میں میرج گرانٹ کی مد میں ضلع لاہور کو۔/22,15,806 روپے فراہم کئے گئے۔

(ب) میرج گرانٹ کے لئے482 درخواستیں موصول ہوئیں۔

(ج) 331افراد کی امداد کی گئی اور151 افراد کی درخواستیں مسترد کی گئیں۔

(د) میرج گرانٹ کی منظوری ضلعی بیت المال کمیٹی دیتی ہے جس کے چیئرمین اور ممبران اعزازی ہوتے ہیں اور سیکرٹری کے فرائض ڈسٹرکٹ آفیسر سوشل ویلفیئر و بیت المال جو کہ گریڈ17یا18کا ہوتا ہے۔

(ہ) اس مد میں مالی امداد کے لئے درخواست دہندہ کوdocumentsکی تصدیق کرانا ضروری نہیں ہوتا اور استحقاق کی تصدیق ممبر ضلعی بیت المال کمیٹی کرتا ہے۔

غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

ضلع وہاڑی میں دارالامان سے متعلقہ تفصیلات

2: محترمہ شمیلہ اسلم: کیا وزیر سماجی بہبود و بیت المال از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع وہاڑی میں دارالامان کا سالانہ بجٹ کتنا ہے اور اسے کس کس مد میں خرچ کیا جاتا ہے، کیا سال2013-14کا بجٹ ادارے کی ضروریات کے لئے کافی ہے؟

(ب) مذکورہ دارالامان میں کتنے بچے اور خواتین قیام پذیر ہیں اور انتظامیہ ان کو کیا کیا سہولیات فراہم کر رہی ہے؟

(ج) دارالامان بچوں اور خواتین کی تربیت کے لئے کیا کیا اقدامات کئے گئے ہیں اور اس سے کتنے لوگ مستفید ہو رہے ہیں؟

(د) یہاں پر تعینات سٹاف کی تعداد کتنی ہے ان کے نام، گریڈ اور عہدے سے ایوان کو آگاہ کیا جائے نیز کیا سٹاف کی کوئی سیٹ خالی ہے؟

وزیر سماجی بہبود و بیت المال (سید ہارون احمد سلطان بخاری):

(الف) ضلع وہاڑی کے دارالامان کا سالانہ بجٹ2013-14درج ذیل ہے۔

کل بجٹ2013-14	3,754,000/-
مدات	بجٹ
اخراجات تنخواہیں	1,846,055/-
خوراک، کپڑے وغیرہ	653,660/-
یوٹیلٹی اخراجات	364,756/-
کل اخراجات2013-14	2,864,471/-

دارالامان کا بجٹ متوقع اخراجات کے لئے کافی ہے۔

(ب) دارالامان وہاڑی میں سال 14-2013 میں اب تک 297 خواتین اور 70 بچے داخل ہوئے اور ہمہ وقت اوسطاً 25 خواتین اور پانچ بچے موجود رہتے ہیں۔ ادارہ میں خواتین کو خوراک، رہائش، لباس، طبی، قانونی نفسیاتی سہولیات جبکہ بچوں کے لئے جھولوں کا انتظام ہے نیز خواتین کو ووکیشنل ٹریننگ بھی مہیا کی جارہی ہے۔

(ج) دارالامان میں مقیم تمام خواتین کو ووکیشنل ٹریننگ دی جارہی ہے، جبکہ بچوں کو بنیادی تعلیم و تفریحی سہولیات مہیا کی جارہی ہیں۔ اوسطاً 25 خواتین اور پانچ بچے روزانہ کی بنیاد پر مستفید ہورہے ہیں۔

(د) دارالامان وہاڑی میں تعینات عملہ کی تفصیل درج ذیل ہے۔

سیریل نمبر	نام	گریڈ	عہدہ
1۔	سمعیہ منیر	17	سپرنٹنڈنٹ
2۔	نفیس احمد	14	اسسٹنٹ
3۔	عابد علی	12	کمپیوٹر آپریٹر
4۔	شفقت پروین	08	ہینڈی کرافٹ ٹیچر
5۔	خالی اسامی	05	مذہبی معلمہ
6۔	عبدالعزیز	02	ڈرائیور
7۔	الطاف حسین	02	کک
8۔	محمد اسلم	02	نائب قاصد
9۔	محمد فرمان	02	نائب قاصد
10۔	نوید اختر	02	چوکیدار
11۔	محمد ظفر	02	خاکروب

ضلع میانوالی میں خواتین کے لئے محکمہ سماجی بہبود سے متعلقہ تفصیلات

66: جناب احمد خان بھچر: کیا وزیر سماجی بہبود و بیت المال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع میانوالی میں خواتین کے لئے محکمہ کے زیر کنٹرول جو ادارہ جات کام کر رہے ہیں ان کی تعداد مع نام و مقام بیان کریں اور یہ ادارے خواتین کی ترقی کے لئے کیا کیا فرائض سرانجام دے رہے ہیں؟

(ب) حکومت نے گزشتہ پانچ سال کے دوران مذکورہ اضلاع میں خواتین کی ترقی کے لئے جو اقدامات اٹھائے ہیں، ان کی سال وار تفصیل سے ایوان کو آگاہ کریں؟

وزیر سماجی بہبود و بیت المال (سید ہارون احمد سلطان بخاری):

(الف) ضلع میانوالی میں محکمہ سماجی بہبود کے تین ادارے کام کر رہے ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

1۔ صنعت زار: BR کالونی میانوالی۔

صنعت زار میانوالی میں خواتین کو سلائی کڑھائی، نٹنگ کے فنون سکھائے جا رہے ہیں تاکہ وہ اپنے پیروں پر کھڑی ہو سکیں اور باعزت روزی کما سکیں۔ اس ادارہ میں کمپیوٹر سنٹر بھی کام کر رہا ہے جس میں بچیوں کو چھ ماہ کا کمپیوٹر کورس کروایا جاتا ہے جنہیں حکومت۔/2000 ماہانہ وظیفہ بھی دیتی ہے۔

2۔ دارالامان: بالمقابل تعمیر ملت سکول، میانوالی

دارالامان میانوالی میں مصیبت زدہ، تشدد کا شکار اور بے سروسامان خواتین کو پناہ دی جاتی ہے۔ مزید برآں دارالامان میں عدالت کی طرف سے بھیجی ہوئی خواتین کو بھی پناہ دی جاتی ہے۔ دارالامان میں رہائش، کھانا پینا، ادویات اور مفت قانونی امداد اور rehabilitation کی سہولیات فراہم کی جاتی ہیں۔

3۔ معاشرتی معاشیات اور بحالی مرکز: سنٹرل جیل، میانوالی

ادارہ ہذا جیل میں قیدی خواتین کو مذہبی تعلیم، دستکاری اور recreational سہولیات فراہم کرتا ہے۔ مزید برآں میڈیکل اور قانونی معاونت بھی فراہم کی جاتی ہے اور جیل سے رہائی کے بعد بحالی میں مدد دیتا ہے۔

(ب) حکومت نے گزشتہ پانچ سالوں کے دوران ضلع میانوالی میں خواتین کی ترقی کے لئے سال 2009 میں دارالامان کی بلڈنگ بنائی اور سال 2014 میں صنعت زار میں خواتین کے لئے کمپیوٹر سنٹر قائم کیا۔

میانوالی میں دارالامان سے متعلقہ تفصیلات

67: جناب احمد خان بھچر: کیا وزیر سماجی بہبود و بیت المال از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع میانوالی میں کتنے دارالامان اور دیگر فلاحی مراکز قائم ہیں، ان کے نام اور جگہ کی تفصیل بتائیں؟

(ب) ان میں کتنے افراد رہائش پذیر ہیں؟

(ج) ان اداروں کے سال 14-2013 کے اخراجات کی تفصیل سال وار اور مد وار بتائیں؟

(د) ضلع میانوالی میں حکومت کتنے مزید فلاحی گھر دارالامان بنانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر سماجی بہبود و بیت المال(سید ہارون احمد سلطان بخاری):

(الف) ضلع میانوالی میں ایک عدد دارالامان قائم ہے اور دیگر فلاحی مراکز میں ایک صنعت زار شامل ہے جہاں پر خواتین کو ووکیشنل ٹریننگ دی جاتی ہے اور جگہ کی تفصیل درج ذیل ہے:

i۔ دارالامان نزد تعمیر ملت سکول میانوالی

ii۔ صنعت زار B&R کالونی میانوالی

(ب) دارالامان میں اس وقت سولہ افراد رہائش پذیر ہیں اور سال 14۔2013 میں 125 رہائش پذیر رہے جبکہ صنعت زار اقامتی ادارہ نہ ہے۔

(ج) اداروں کے سال 14۔2013 کے اخراجات کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) محکمہ سوشل ویلفیئر اگلے پانچ سالہ منصوبہ میں ضلع میانوالی میں خواتین کی فلاح و بہبود کے لئے مزید ادارے کھولنے کا ارادہ رکھتا ہے۔ جس کا انحصار حکومت کی طرف سے فراہم کئے گئے فنڈز پر ہو گا۔

ضلع میانوالی میں دارالامان کے متعلقہ تفصیلات

158: ڈاکٹر صلاح الدین خان: کیا وزیر سماجی بہبود و بیت المال از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع میانوالی میں اس وقت کل کتنے دارالامان کام کر رہے ہیں، جگہ کا نام بتائیں؟

(ب) اس وقت ان میں کل کتنے افراد رہائش پذیر ہیں؟

(ج) سال 13۔2012 کے اخراجات کی تفصیل بتائیں؟

(د) ان میں کل کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں، عہدہ وار بتائیں؟

(ہ) کیا حکومت ضلع میانوالی میں مزید دارالامان بنانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر سماجی بہبود و بیت المال(سید ہارون احمد سلطان بخاری):

(الف) ضلع میانوالی میں اس وقت ایک دارالامان کام کر رہا ہے جو بالمقابل تعمیر ملت سکول، کالج روڈ میانوالی میں قائم ہے۔

(ب) اس دارالامان میں اس وقت بارہ افراد رہائش پذیر ہیں جن میں دس خواتین اور دو بچے شامل ہیں۔

(ج) سال 13۔2012 میں 28,00,000 بجٹ ملا اور خرچ کی تفصیل تتمہ(الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) دارالامان میانوالی میں کل 9 ملازمین کام کر رہے ہیں جن کی عہدہ وار تفصیل تتمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) محکمہ سوشل ویلفیئر کے زیر انتظام پنجاب کے ہر ضلع میں ایک ایک دارالامان کام کر رہا ہے جبکہ فی الحال ضلع میانوالی میں مزید کوئی دارالامان بنانے کا ارادہ نہ ہے۔

ضلع میانوالی: بیت المال کو سال وار فراہم کردہ رقم سے متعلقہ تفصیلات

159: ڈاکٹر صلاح الدین خان: کیا وزیر سماجی بہبود و بیت المال از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع میانوالی میں بیت المال پنجاب کی جانب سے سال 12-2011 اور 13-2012 میں کتنی رقم سال وار موصول ہوئی؟

(ب) ان میں سے کتنی رقم غربا اور مریضوں میں تقسیم ہوئی، علیحدہ علیحدہ بتائیں؟

وزیر سماجی بہبود و بیت المال (سید ہارون احمد سلطان بخاری):

(الف) ضلع میانوالی میں بیت المال پنجاب کی جانب سے سال 12-2011 میں -/15,75,765 روپے اور 13-2012 -/15,75,765 روپے کی رقم فراہم کی گئی۔

(ب) سال 12-2011 میں غربا پر -/21,09,000 روپے اور مریضوں پر -/1,79,143 روپے کی رقم تقسیم کی گئی۔ سال 13-2012 میں غربا پر -/5,28,000 روپے اور مریضوں پر -/6,26,504 روپے کی رقم تقسیم کی گئی۔

لاہور میں خواتین کو ہنر سکھانے سے متعلقہ تفصیلات

215: ڈاکٹر مراد راس: کیا وزیر سماجی بہبود و بیت المال از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) لاہور میں خواتین کو ہنر سکھانے کے لئے کتنے ادارے یا سکول کام کر رہے ہیں؟

(ب) ان اداروں کو گزشتہ پانچ سال کے دوران کتنا بجٹ فراہم کیا گیا اور وہ کن کن مدات میں خرچ ہوا، سال وار تفصیل سے آگاہ کریں۔

وزیر سماجی بہبود و بیت المال (سید ہارون احمد سلطان بخاری):

(الف) محکمہ سوشل ویلفیئر کے زیر انتظام لاہور میں خواتین کو ہنر سکھانے کے لئے تین ادارے کام کر رہے ہیں جو مندرجہ ذیل ہیں:

1۔ منی صنعت زار 2۔ قصر بہبود 3۔ صنعت زار

(ب)

1۔ منی صنعت زار:

اس ادارہ کو حکومت کی طرف سے کوئی بجٹ فراہم نہیں کیا جاتا اس کے اخراجات مخیر حضرات Advisory Committee کی مدد سے پورے کئے جاتے ہیں۔

2۔ قصر بہبود:

سالانہ ترقیاتی پروگرام کے ذریعے قصر بہبود کی نئی بلڈنگ سال 12-2011 میں تعمیر کی گئی۔اس ادارے میں حکومت صرف انتظامی پوسٹوں کے لئے بجٹ فراہم کرتی ہے جبکہ بقیہ اخراجات ادارہ سٹوڈنٹس سے اکٹھی کی گئی فیسوں سے پورا کرتا ہے جس کی تفصیل (تتمہ الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

3۔ صنعت زار:

اس ادارہ کے گزشتہ پانچ سالوں کے دوران فراہم کئے گئے بجٹ اور خرچ کی تفصیل تتمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

خواتین کے اداروں سے متعلقہ تفصیلات

282: محترمہ نبیرہ عندلیب: کیا وزیر سماجی بہبود و بیت المال از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع لاہور، شیخوپورہ، ننکانہ صاحب اور قصور میں خواتین کے لئے محکمہ کے تحت کتنے ادارے کام کر رہے ہیں؟

(ب) کیا ان اداروں میں خواتین کو کوئی ہنر بھی سکھایا جاتا ہے، کیا ان اداروں کے کوئی اپنے ذرائع آمدن بھی ہیں اگر نہیں تو یہاں پر رہنے والی خواتین کے کھانے پینے کے انتظام کے لئے کون فنڈز فراہم کرتا ہے؟

(ج) گزشتہ تین سالوں کے دوران کتنی خواتین کو اپنے پاؤں پر کھڑے ہونے کے لئے روزگار فراہم کیا گیا؟

(د) کیا یہ درست ہے کہ خواتین کو ہنر سکھا کر اپنے پاؤں پر کھڑا کرنے کے لئے ٹاؤن کی سطح پر صنعت زار کا منصوبہ 07-2006 میں شروع کیا گیا تھا اگر جواب ہاں میں ہے تو اس منصوبے کی موجودہ صورتحال کیا ہے اور یہ کب تک مکمل ہو جائے گا؟

وزیر سماجی بہبود و بیت المال (سید ہارون احمد سلطان بخاری):

(الف) خواتین کے لئے محکمہ سماجی بہبود کے ضلع لاہور میں پانچ شیخوپورہ میں دو اور قصور میں دو ادارے کام کر رہے ہیں ضلع ننکانہ صاحب میں مالی سال میں دو ادارے کام شروع کر دیں گے۔ان اداروں کی تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) خواتین کے تین ادارے صنعت زار، قصر بہبود اور دار الفلاح میں خواتین کو سلائی کڑھائی، بنائی، کوکنگ اور بیوٹی پارلر کے ہنر سکھائے جاتے ہیں مزید برآں صرف دار الفلاح کے ادارے میں خواتین کو ایک سال کے لئے تحفظ (shelter) کی سہولت فراہم کی جاتی ہے جبکہ دار الفلاح میں خواتین کو ماہانہ تین ہزار روپے وظیفہ (stipened) دیا جاتا ہے جس کی مدد سے وہ کھانے پینے کا انتظام کرتی ہیں جبکہ صنعت زار اور قصر بہبود میں مختلف trainings دی جاتی ہیں تاکہ وہ معاشرے کا فعال شہری بن سکیں۔

(ج) محکمہ سوشل ویلفیئر خواتین کو روزگار فراہم نہیں کرتا بلکہ خواتین کو مختلف ہنر ز (skills) سکھاتا ہے۔ گزشتہ تین سالوں کے دوران صنعت زار ضلع لاہور میں 3566 ضلع شیخوپورہ میں 3229 ضلع قصور میں 764 جبکہ قصر بہبود لاہور میں 26054 خواتین کو ہنر مند بنایا گیا ہے تاکہ وہ خود روزگار حاصل کر سکیں۔

(د) جی ہاں! یہ منصوبہ شروع کیا گیا تھا اور اس وقت ضلع لاہور میں ٹاؤن کی سطح پر منی صنعت زار (sub-sanatzar) خواجہ لائن گڑھی شاہو، شالامار ٹاؤن میں کام کر رہا ہے جبکہ موجودہ ترقیاتی سال میں مزید تین تحصیلوں میں صنعت زار قائم کرنے کے لئے فنڈز مختص کر دیئے گئے ہیں اور ان کا PC-I بھی منظور ہو گیا ہے عنقریب یہ صنعت زار تحصیل مرید کے، شاہپور اور جام پور میں کام شروع کر دیں گے۔

ضلع لاہور میں اولڈ ایج ہومز سے متعلقہ تفصیلات

332: ڈاکٹر عالیہ آفتاب: کیا وزیر سماجی بہبود و بیت المال از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

ضلع لاہور میں کتنے اولڈ ایج ہوم موجود ہیں اور حکومت مزید اولڈ ایج ہوم بنانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک؟

وزیر سماجی بہبود و بیت المال(سید ہارون احمد سلطان بخاری):

محکمہ سوشل ویلفیئر کے زیر انتظام (بے سہارا اور بزرگ) شہریوں کے لئے لاہور میں ایک ادارہ عافیت کے نام سے سوشل ویلفیئر کمپلیکس سیکٹر ڈی نزد عمر چوک ٹاؤن شپ میں واقع ہے۔ فی الحال مزید کوئی ایسا ادارہ بنانے کا ارادہ نہ ہے لیکن محکمہ اگلے پانچ سالہ منصوبہ میں ڈویژنل ہیڈ کوارٹرز کی سطح پر ایسے ادارے قائم کرنے کا ارادہ رکھتا ہے۔

رحیم یار خان: محکمہ بیت المال کو فراہم کی گئی رقم سے متعلقہ تفصیلات

424: میاں محمد اسلام اسلم: کیا وزیر سماجی بہبود و بیت المال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) مالی سال 14۔2013 اور 15۔2014 کے دوران ضلع رحیم یار خان محکمہ بیت المال کو سال وار کتنی رقم فراہم کی گئی؟

(ب) ضلع رحیم یار خان میں کتنی رقم تحصیل وار فراہم کی گئی اور تحصیل لیاقت پور کو کتنی رقم ان دو سالوں کے دوران فراہم کی گئی، تفصیل بتائی جائے؟

وزیر سماجی بہبود و بیت المال(سید ہارون احمد سلطان بخاری):

(الف) مالی سال 14-2013 کے دوران ضلع رحیم یار خان کو محکمہ بیت المال سے -/3052289 روپے کی رقم فراہم کی گئی اور مالی سال 15-2014 کے دوران ضلع رحیم یار خان محکمہ بیت المال کی طرف سے ابھی تک کوئی رقم فراہم نہیں کی گئی۔

(ب) ضلعی بیت المال کمیٹی کو ضلع کی بنیاد پر فنڈ فراہم کئے جاتے ہیں۔ تحصیل وار کوئی کوٹا مختص نہ ہے۔

گوجرانوالہ ڈویژن میں بیت المال کمیٹیوں سے متعلقہ تفصیلات

480: محترمہ خدیجہ عمر: کیا وزیر سماجی بہبود و بیت المال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) گوجرانوالہ ڈویژن میں کتنی بیت المال کمیٹیاں ہیں؟

(ب) ان کمیٹیوں کو سال 13۔2012 کے دوران کتنی رقم ملی، تفصیل کمیٹی وار بتائیں؟

(ج) بیت المال کمیٹیاں رقم کہاں کہاں خرچ اور تقسیم کر سکتی ہیں؟

(د) اگر اس عرصہ کے دوران مذکورہ ڈویژن میں بیت المال کے فنڈز کا آڈٹ ہوا ہے تو اس کی آڈٹ کی رپورٹ فراہم کریں؟

(ہ) آڈٹ میں کتنی رقم کا خُورد بُرد ہوا اور اس کے ذمہ داران کون کون ہیں؟

وزیر سماجی بہبود و بیت المال (سید ہارون احمد سلطان بخاری):

(الف) گوجرانوالہ ڈویژن میں چھ ضلعی بیت المال کمیٹیاں ہیں۔ تفصیل مندرجہ ذیل ہے:

گوجرانوالہ، گجرات، سیالکوٹ، نارووال، منڈی بہاؤالدین، حافظ آباد۔

(ب) ان کمیٹیوں کو سال 13-2012 کے دوران جو رقم ملی اس کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:

گوجرانوالہ	-/4043370 روپے
گجرات	-/2576065 روپے
سیالکوٹ	-/3300342 روپے
نارووال	-/1760377 روپے
منڈی بہاؤالدین	-/1651396 روپے
حافظ آباد	-/1341999 روپے
ٹوٹل	-/14673514 روپے

(ج) بیت المال کمیٹیاں مستحق مثلاً معذور، عمر رسیدہ، بیوہ، یتیم افراد، مستحق طلباء کو تعلیمی وظیفہ، جہیز فنڈ، علاج معالجہ اور رفاہی ادارہ جات کو امداد دے سکتے ہیں۔

(د) اس عرصہ کے دوران آڈٹ نہیں ہوا ہے۔

(ہ) اس عرصہ کے دوران آڈٹ نہیں ہوا ہے۔

توجہ دلاؤ نوٹس

(کوئی توجہ دلاؤ نوٹس پیش نہ ہوا)

جناب قائم مقام سپیکر: اب ہم توجہ دلاؤ نوٹسز take up کرتے ہیں۔ پہلا توجہ دلاؤ نوٹس ملک فیاض احمد اعوان کا ہے۔ ہمارے وزیر داخلہ کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ صاحب کدھر ہیں؟ ہم نے یہ توجہ دلاؤ نوٹس 5- جنوری 2015 کو pending کیا تھا۔ میرے خیال میں آج تیسری دفعہ ہے کہ وزیر داخلہ ایوان میں تشریف نہیں لا رہے۔ یہ کوئی طریق کار نہیں ہے۔ بلال یسین صاحب! آپ کرنل صاحب کو بتائیں کہ وہ پیر والے دن ہر صورت ایوان میں موجود ہوں۔ یہ کوئی طریق کار نہیں ہے اور اس پر کوئی excuse بھی نہیں ہو گی۔

وزیر خوراک (جناب بلال یسین): جناب سپیکر! آپ ٹھیک فرما رہے ہیں لیکن آج چونکہ ترکی کے وزیر اعظم کی آمد متوقع ہے اور ان کا ایک high-profile visit ہے---

جناب قائم مقام سپیکر: وہ ٹھیک ہے لیکن سب سے زیادہ high-profile یہ ایوان ہے۔ منسٹر صاحب کو آج یہاں پر موجود ہونا چاہئے تھا۔ اب پیر والے دن وہ ہر صورت یہاں پر موجود ہونے چاہئیں۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، فرمائیں!

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! میں پوائنٹ آف آرڈر پر دو باتیں عرض کروں گا۔ ایک تو نہایت serious observation ہے۔ ابھی وقفہ سوالات میں گداگری کے حوالے سے بحث ہوتی رہی ہے۔ آپ لاہور کے کسی چوراہے میں چلے جائیں تو وہاں پر ایک سال، دو سال یا اڑھائی سال کے نوزائیدہ بچوں کو خواتین اپنے کندھے پر لٹائے ہوئے بھیک مانگ رہی ہوتی ہیں۔ آپ صبح سے شام تک وہاں پر مشاہدہ کریں تو معلوم ہوگا کہ وہ بچے ہلتے، ملتے اور نہ ہی روتے ہیں۔ کیا وجہ ہے؟ میری observation یہ ہے کہ وہ intoxicated ہوتے ہیں، ان کو کوئی نہ کوئی منشیات کھلائی یا پلائی ہوئی ہوتی ہے اور یہیں سے ان کی معذوری شروع ہو جاتی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: میاں صاحب! پارلیمانی سیکرٹری صاحب نے اس حوالے سے بات کرتے ہوئے کہا ہے کہ وہ اس کے تدارک کے لئے ایک پورا نظام ترتیب دے رہے ہیں۔ آپ کا point بھی نوٹ ہو گیا ہے۔

تحاریک استحقاق

(کوئی تحریک استحقاق پیش نہ ہوئی)

جناب قائم مقام سپیکر: اب ہم تحاریک استحقاق لیتے ہیں۔ پہلی تحریک استحقاق نمبر 3 ملک محمد نواز صاحب کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں تو اس تحریک استحقاق کو pending کیا جاتا ہے۔

شیخ اعجاز احمد: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

میاں طاہر: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: پہلے شیخ اعجاز صاحب بات کر لیں اس کے بعد میاں طاہر صاحب بات کریں گے۔

شیخ اعجاز احمد: جناب سپیکر! میں آپ کا مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے floor دیا۔ فیصل آباد سے Young Lawyers کا ایک وفد اس وقت Speaker's Box میں ایوان کی کارروائی دیکھنے کے لئے تشریف فرما ہے۔ یہ Young Lawyers ہماری پارلیمانی norms کو سیکھنا چاہ رہے ہیں تو میں شیخ حسیب ایڈووکیٹ اور ان کے ساتھیوں کو پنجاب اسمبلی آمد پر خوش آمدید کہتا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، ہم بھی ان کو خوش آمدید کہتے ہیں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: شیخ صاحب! میں پہلے میاں طاہر صاحب کی بات سُن لوں اس کے بعد آپ کو موقع دیتا ہوں۔ آج آپ نے بڑے صبر کا مظاہرہ کیا ہے۔ بڑی مہربانی۔ جی، میاں طاہر صاحب!

میاں طاہر: جناب سپیکر! میں آپ کی توجہ ایک بہت ہی اہم مسئلے کی جانب دلانا چاہتا ہوں۔ میرا آبائی شہر فیصل آباد۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: میاں صاحب! کیا آپ لاء اینڈ آرڈر پر بات کرنا چاہ رہے ہیں؟

میاں طاہر: جی، ہاں۔

جناب قائم مقام سپیکر: میاں صاحب! پیر والے دن یہاں ایوان میں وزیر داخلہ کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ صاحب موجود ہوں گے اگر آپ اُس دن یہ بات کر لیں تو پھر ہم ان سے آپ کی بات کا جواب بھی لے لیں گے۔

میاں طاہر: جناب سپیکر! جی، بہتر ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، شیخ علاؤالدین صاحب!

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ بہتر تو یہ تھا کہ وقفہ سوالات کے دوران ہی مجھے بات کرنے کے لئے وقت دیا جاتا بہر حال اس وقت مجھے وقت نہیں مل سکا۔ معاملہ یہ ہے کہ ابھی چار دن پہلے ائیرپورٹ پر دو خواتین کو پکڑا گیا۔ میں یہ چاہتا ہوں کہ جو وزراء اس وقت ایوان میں تشریف رکھتے ہیں وہ بھی اس معاملے کو غور سے سُنیں کیونکہ یہ قوم کی بیٹیوں کا مسئلہ ہے۔ ان عورتوں کو پکڑا گیا اور پوچھا گیا کہ آپ کہاں جا رہی ہیں؟ انہوں نے کہا کہ ہم کام کرنے جا رہی ہیں۔ ایف آئی اے نے شک پڑنے پر جب ان کو علیحدہ کیا تو انہوں نے کہا کہ فلاں فلاں لوگ ہمیں دبئی export کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر! بڑے دُکھ سے کہتا ہوں کہ آپ گلف کی کوئی فلائٹ دیکھ لیں ان میں عورتیں export ہو رہی ہیں اور Mafia's کام کر رہے ہیں۔ آج محکمہ سماجی بہبود کے حوالے سے سوالات تھے۔ میں نے درخواست کی لیکن آپ مجھے وقت نہیں دے سکے۔ دوسرا لاہور کے جتنے Black Spots ہیں وہاں پر رات دن عورتوں کا کام ہو رہا ہے۔ سماجی بہبود اگر واقعی کوئی محکمہ ہے تو ان عورتوں کا خیال کیوں نہیں کرتا؟ ائرپورٹ پر کوئی monitoring نہیں ہے۔ Mafia's کام کر رہے ہیں۔ آپ آتی یا جاتی ہوئی کوئی بھی فلائٹ دیکھ لیں کہ نوجوان لڑکیاں کدھر جا رہی ہیں اور کدھر سے آ رہی ہیں؟

جناب سپیکر! گیسٹ ہاؤسز یا ہوٹلوں میں اس حوالے سے جتنے cases ہوتے ہیں ان کی بابت آپ ایک کمیٹی بنا دیں میں ثابت کر دوں گا کہ ان عورتوں کی ضمانتیں اسی Mafia کے لوگ کرواتے ہیں۔ ان کو کہتے ہیں کہ تین لاکھ روپے خرچ آ رہا ہے تو کیا آپ کی ضمانت کروا دیں؟ اس طرح وہ ہمیشہ کے لئے اس دلدل میں پھنس کر تباہ ہو جاتی ہیں۔ ہمارے اس ملک میں اس وقت عورت بہت مظلوم ہے اور یہ محکمہ سماجی بہبود ان کے لئے کچھ نہیں کر رہا۔ ابھی میں جوابات پڑھ رہا تھا کہ محکمہ سماجی بہبود کے تحت بڑے ادارے کام کر رہے ہیں۔ دارالامان اور قصر بہبود کے نام سے ادارے بنائے گئے ہیں۔ اللہ کی قسم ان مظلوم عورتوں کی بہبود کے لئے کچھ نہیں ہو رہا۔ میں نے پانچ سال پہلے یہ گزارش کی تھی کہ عام نوکریوں میں ان خواتین کو ترجیح دی جائے جن کی عمر 35 سال سے بڑھ گئی ہے۔ پولیس، ہسپتالوں اور ایسے ہی دوسرے اداروں میں بھرتی کرتے ہوئے ان خواتین کو ترجیح دی جائے۔ جس کو ہم لوئر کلاس کہتے ہیں وہ اصل میں اپر کلاس ہے ان کو اگر کوئی تھوڑے بہت پیسے مل جائیں، کوئی پندرہ بیس ہزار روپے کی نوکری مل جائے تو ان کی شادیاں ہو جائیں گی۔

جناب سپیکر! آج آپ تھوڑا سا وقت نکال کر سروسز ہسپتال کے سامنے فضل دین سے لے کر میکڈونلڈ تک پی ایچ اے کے ایریا میں جو اندھیرا ہے وہاں پر جائزہ لے لیں۔ آپ الفلاح یا بالکل اپنے قریب بھیس بدل کر جائزہ لیں تو آپ کو اندازہ ہوگا کہ ہم کدھر چلے گئے ہیں۔ ائرپورٹ پر جا کر ویسے ہی گاڑی میں بیٹھ کر جائزہ لے لیں۔ اسی طرح جو انٹرنیشنل فلائٹس جا رہی ہیں ان کو جا کر دیکھیں کہ کیا کیا ہو رہا ہے۔

جناب سپیکر! یہ سماجی بہبود کیا ہے؟ وہ عورتیں مجبوری سے یہ کام کر رہی ہیں تو اُن کی مصیبت کو redress کرنے کی ضرورت ہے کیونکہ ہم اللہ کو جواب دہ ہوں گے۔ آپ ایک کمیٹی بنا دیجئے جس

کمیٹی کو میں صرف یہ دکھانا چاہتا ہوں کہ یہ دھندہ کیسے ہو رہا ہے اور یہ دھندہ کرنے والے کتنے powerfulلوگ ہیں اور ان کی routesکہاں تک ہیں۔

تحاریک التوائے کار

جناب قائم مقام سپیکر: شیخ صاحب! اس پر بیٹھ کر بات کرتے ہیں۔ جی، تحاریک التوائے کار لیتے ہیں۔ پہلی تحریک التوائے کار نمبر 15/8۔ جناب احسن ریاض فتیانہ صاحب کی ہے۔ جی، فتیانہ صاحب!

تحصیل جڑانوالہ چک نمبر 77ر۔ب کے کسان مالیہ اور آبیانہ ادا کرنے کے باوجود پانی سے محروم

جناب احسن ریاض فتیانہ: میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ تحصیل جڑانوالہ ضلع فیصل آباد کے چک نمبر 77ر۔ب کی زرعی زمینوں کی آبیاری کے لئے میانوالی برانچ کی سب ڈویژن پکاڈلہ کے راجباہ کھرڑیانوالہ کی ٹیل کے موگا نمبر 123780/TF پر پانی کی دستیابی نہ ہونے کی وجہ سے سینکڑوں ایکڑ رقبہ متاثر ہو رہا ہے۔ حالانکہ اس موگا سے منسلک زمینداروں اور کسانوں سے مالیہ اور آبیانہ باقاعدگی سے وصول کیا جا رہا ہے مگر عرصہ دراز سے مذکورہ موگا سے زمینوں کو پانی کی فراہمی نہیں ہو رہی جس کی وجہ سے ایک طرف تو کسانوں کی فصلیں متاثر ہو رہی ہیں اور دوسری طرف فصلیں نہ ہونے کی وجہ سے کسانوں کے مال مویشی پانی اور بھوک کے ہاتھوں مر رہے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ مذکورہ موگا سے پہلے موگاجات کو محکمہ کے افسران اور ملازمین نے بھاری بھرکم رشوت لے کر ان کے ڈیزائن میں تبدیلی کرتے ہوئے ان کے سائز کو بڑا کر دیا ہے جس کی وجہ سے مذکورہ موگا پر پانی نہیں پہنچتا جس کے خلاف مقامی زمیندار اور کسان محکمہ کے افسران اور اعلیٰ حکام کی کھلی کچہریوں اور دفاتر میں بھی گئے لیکن کوئی پرسان حال نہیں ہوا جبکہ اس موگا کے سوکھ جانے کی وجہ سے نہری کھال میں گردونواح میں واقع ٹیکسٹائل ملوں نے زہریلا اور تیزابی پانی چھوڑ دیا ہے جو کہ زیرزمین پانی کو بھی بری طرح متاثر کر رہا ہے۔ کسان اور کاشتکار اپنی فصلوں کو زیرزمین پانی لگانے سے بھی کترا رہے ہیں کیونکہ اس پانی سے ان کی فصلیں بُری طرح متاثر ہو کر سوکھ جاتی ہیں اور انہیں ٹیوب ویلوں کے ذریعے پانی لگا کر بھی فائدے کی بجائے الٹا نقصان ہو رہا ہے۔ محکمہ نہر کے افسران و ملازمین کی طرف سے رشوت لے کر

مذکورہ موگا سے پہلے کے موگا جات کے ڈیزائن میں تبدیلی کر کے ان کا سائز بڑا کرنے کی وجہ سے ٹیل پر واقع موگا پر پانی کی عدم دستیابی پر متاثرہ کسان اور زمیندار سراپا احتجاج ہیں لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): شکریہ۔ جناب سپیکر۔ میاں علی برانچ لوئر چناب کینال کی برجی L/000+200 سے نکلتی ہے اور راجباہ کھرڑیانوالہ میاں علی برانچ کی ٹیل سے نکلتا ہے۔ راجباہ کھرڑیانوالہ کا منظور شدہ discharge 221.00 اور اس راجباہ کی لمبائی feet 153+515 ہے اور راجباہ کھرڑیانوالہ کا قابل کاشت command area 40451 ایکڑ ہے اور اس کا water allowance 2.84 کیوسک فی ایک ہزار ایکڑ ہے اور کل موگا جات کی تعداد 82 ہے۔ راجباہ کھرڑیانوالہ کا مکمل نظام فارمر آرگنائزیشن کھرڑیانوالہ سے تین عدد مائنر نکلتے ہیں جن میں چوکیرہ مائنر، راجے والہ مائنر اور رن والا مائنر ہیں۔ راجباہ کھرڑیانوالہ کی 3 TL,TF and FR ٹائلیں ہیں۔ اس وقت جو تحریک التوائے کار دی گئی ہے وہ TF/780+123 کے متعلق ہے جس سے 1353 ایکڑ ایریا سیراب ہوتا ہے اور اس کا discharge 3.88 کیوسک ہے۔

جناب سپیکر! یہ درست ہے کہ چک نمبر 77 ر۔ب تحصیل جڑانوالہ ضلع فیصل آباد کی زرعی زمینوں کی آبپاشی کے لئے موگا نمبر TF/780 راجباہ کھرڑیانوالہ سے نکلتا ہے۔ راجباہ کھرڑیانوالہ میاں علی برانچ سے نکلتا ہے اور راجباہ کھرڑیانوالہ کا مکمل انتظام متعلقہ فارمر آرگنائزیشن کے ذمہ ہے۔ اس کا design 3.88 کیوسک ہے اور یہ اپنے design discharge کے مطابق موقع پر پانی لے رہا ہے۔ راجباہ کھرڑیانوالہ کی ٹیل gauge ماہ جولائی 2014 تا 14۔ جنوری 2015 ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ یہاں یہ امر قابل ذکر ہے کہ ملک میں 4۔ ستمبر کو بہت زیادہ بارشیں ہونے کی وجہ سے سیلاب آیا تو نہروں کو بند کر دیا گیا جس کی وجہ سے 20۔ ستمبر 2014 تک مذکورہ نہر بند رہی اس ماہ میں بارشیں بھی زیادہ ہوئیں جس کی وجہ سے اکتوبر، نومبر اور دسمبر 2014 میں زمینداروں کی طرف سے پانی کی طلب بھی کم رہی جس کی وجہ سے میاں علی برانچ ہیڈ سے کم چلی اور راجباہ کھرڑیانوالہ کی ٹیل پر بھی پانی کی سپلائی کم رہی۔ جہاں تک موگا جات کو رشوت لے کر بڑا کرنے کا الزام ہے یہ معلومات درست نہیں ہیں۔ موگا جات پہلے سے منظور شدہ ڈیزائن کے مطابق لگے ہوئے ہیں کسی بھی موگا کو ڈیزائن سے ہٹ کر اُس کو غیر قانونی طور پر بڑھایا گیا ہے اور نہ کسی موگا کا پانی کم کیا گیا ہے۔ موگا نمبر TF/780 کے کھال میں

فیکٹریوں کا تیزابی پانی نہ چھوڑا جاتا ہے۔ یہ امر بھی قابل ذکر ہے کہ کھال کی دیکھ بھال کی مکمل ذمہ داری مقامی زمینداروں کی ہے۔ اب اس موجودہ سسٹم میں مروجہ تعداد کے مطابق متعلقہ کھال میں پانی چھوڑا جا رہا ہے اور کسی طور پر بھی کسی فیکٹری کا گندہ مواد اُس میں داخل نہیں ہو رہا۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! معزز پارلیمانی سیکرٹری نے میری تحریک کے جواب میں کہا ہے کہ اس طرح کا کوئی واقعہ وہاں پر نہیں ہو رہا۔ سیلاب کی وجہ سے یہ کچھ عرصہ کے لئے بند ہوا اُس کے بعد یہ بالکل صحیح چل رہا ہے اور تمام موگا جات کا standard design ہے۔ اگر ہم اس چیز کو challenge کریں اور ہم کہیں کہ ہمارے ساتھ ایک ٹیم بھیجی جائے اور ہر موگا کا سائز موقع پر جا کر دیکھا جائے۔ اگر موگا جات کے سائز کے اندر ردوبدل پایا جائے اور ہم وہاں سے کوئی تصاویر وغیرہ لے آئیں کہ فیکٹریوں کا پانی نہر میں ڈالا گیا ہے تو اس معزز ایوان کے اندر جھوٹ بولنے کی کیا سزا ہو گی؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، آپ ثبوت لے آئیں ہم اس پر ایکشن لیں گے۔ اس تحریک التوائے کار کا جواب آ گیا ہے لہذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 15/9 چودھری عامر سلطان چیمہ صاحب کی ہے اُن کی طرف سے request آئی ہے لہذا اس تحریک التوائے کار کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 15/14 ڈاکٹر سید وسیم اختر کی طرف سے ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 15/17۔ چودھری عامر سلطان چیمہ اور محترمہ خدیجہ عمر کی ہے۔ جی، محترمہ!

حسین چوک گلبرک لاہور میں واقع ژینو امال کی تیسری منزل سے گر کر ہلاک ہونے والی بچی کا مقدمہ درج کرنے کا مطالبہ

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "C-42" مورخہ 9۔جنوری 2015 کی خبر کے مطابق حسین چوک گلبرگ میں ژینو امال انتظامیہ کی بے حسی کے باعث ایک دلخراش واقعہ نے چھ سالہ معصوم بچی ایمان شہزاد کی جان لے لی۔ اس ناگہانی موت کا ذمہ دار کون ہے کیا صرف ژینو امال انتظامیہ، ایل ڈی اے یا ضلعی حکومت؟ ژینو امال حسین چوک گلبرگ لاہور میں واقع ہے۔ چھ سالہ معصوم بچی ایمان شہزاد اپنی فیملی کے ہمراہ تین روز قبل ژینو امال کے تھرڈ فلور پر برقی زینوں کے ساتھ کھیل رہی تھی کہ اچانک وہاں خالی جگہ سے نیچے

بیسمنٹ میں اوندھے منہ گری۔ایمان شہزاد کو شدید زخمی حالت میں ہسپتال لے جایا گیا جہاں تین روز موت و حیات کی کشمکش میں رہنے کے بعد وہ موت کے منہ میں چلی گئی۔ایمان کے والد نے بتایا کہ انتظامیہ کی طرف سے کسی نے ایمان کی حالت دیکھنا بھی گوارا کی اور نہ ہی کسی محکمہ کو ہوش آیا۔انہوں نے کہا کہ یہاں پہلے بھی ایک روز ایک کمسن بچی گرتے گرتے بچی تھی مگر انتظامیہ نے اس کے بعد بھی اس خالی جگہ پر نیٹ تک نہ لگوایا۔ایل ڈی اے ضلعی حکومت اور پولیس سب کے علم میں واقعہ تھا مگر طاقتور نادیدہ ہاتھوں کی وجہ سے کسی نے ژینو امال انتظامیہ کے خلاف کارروائی تک نہ کی۔پولیس نے درخواست ملنے کے باوجود ابھی تک مقدمہ درج نہیں کیا۔ضلعی حکومت اور ایل ڈی اے کے بے حس افسران بھی حادثے میں برابر کے ذمہ دار ہیں۔دیکھنے والی بات تو یہ ہے کہ ایل ڈی اے اور ضلعی انتظامیہ نے زیر تعمیر ہونے کے باوجود پلازے کو آپریشنل کرنے کی اجازت کیسے دی؟

جناب سپیکر!دوسری طرف ژینو امال انتظامیہ نے خالی جگہ پر حفاظتی جنگلا لگانے کی بجائے صرف ایک گملا رکھا ہوا ہے۔کیا ایل ڈی اے اور ضلعی انتظامیہ ذمہ داروں کے خلاف کارروائی کرنے کے لئے شاید کسی اور حادثے کے منتظر ہیں لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر!یہ تحریک التوائے کار آج پڑھی گئی ہے۔اس تحریک التوائے کار کو اگلے ہفتہ تک کے لئے pending کر دیں اس کا جواب آ جائے گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: یہ تحریک التوائے کار اگلے ہفتہ تک کے لئے pending کی جاتی ہے۔اگلی تحریک التوائے کار نمبر 20/15 چودھری عامر سلطان چیمہ، جناب احمد شاہ کھگہ اور محترمہ خدیجہ عمر صاحبہ کی جانب سے ہے۔محترمہ!آپ اپنی تحریک التوائے کار پڑھیں۔

لاہور کے قبرستانوں میں جگہ ختم ہونے کی وجہ سے لوگوں کو اپنے پیاروں کی میت دفنانے میں پریشانی اور مشکلات کا سامنا

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر!میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلے کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔معاملہ یہ ہے کہ

لاہور کی ایک کروڑ سے زیادہ کی آبادی میں سے سینکڑوں افراد رضائے الٰہی سے وفات پاجاتے ہیں جس کی وجہ سے لاہور کے تمام قبرستانوں میں میت دفنانے کے لئے جگہ ختم ہو گئی ہے اور لوگ اپنے پیاروں کو دفنانے کے لئے انتہائی پریشان ہیں۔ بالخصوص لاہور کے گنجان آباد علاقے چوک یتیم خانہ سے لے کر چوبرجی ملتان روڈ تک کے لوگ طویل عرصہ سے اس کرب میں مبتلا ہیں۔ عوام الناس کی پریشانی کو دور کرنے کے لئے حکومت پنجاب کی طرف سے لاہور کے ڈی سی او کو یہ ہدایت جاری کی گئی کہ وہ لاہور میں ان جگہوں کی نشاندہی کریں جہاں قبرستان کے لئے زمین acquire کی جاسکتی ہو تاکہ لوگوں کے اس دیرینہ مسئلے کو ختم کیا جاسکے۔ یہاں یہ امر بھی قابل ذکر ہے کہ یونین کونسل نمبر 84 اور یونین کونسل نمبر 90 میں بالترتیب 43 کنال اور 32 کنال کی اراضی کی نشاندہی کی گئی لیکن محکمہ لوکل گورنمنٹ نے اس جگہ کو وزیراعلیٰ کی consolidated summary میں شامل نہ کیا جس کی وجہ سے ملتان روڈ کے مکینوں کا یہ مسئلہ بدستور تکلیف کا باعث بنا ہوا ہے اور لوگ اپنے پیاروں کو دفنانے کے لئے جس کرب سے گزر رہے ہیں وہ بیان سے باہر ہے لیکن افسوس کہ گورنمنٹ کی طرف سے مسلسل پہلو تہی کی جا رہی ہے۔ محکمہ کی جانب سے یونین کونسل نمبر 84 اور یونین کونسل نمبر 90 میں اراضی موجود ہونے کے باوجود اس معاملے کو پس پشت ڈالنے پر علاقے کے لوگوں میں شدید غم و غصہ اور اضطراب پایا جاتا ہے لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اسمبلی میں بحث کی جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! یہ تحریک التوائے کار آج پڑھی گئی ہے۔ اس تحریک التوائے کار کو بھی اگلے ہفتہ تک کے لئے pending کر دیں اس تحریک کا جواب آجائے گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: اس تحریک التوائے کار کو اگلے ہفتہ تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ اب تحاریک التوائے کار کا وقت ختم ہوتا ہے۔

سرکاری کارروائی

آرڈیننسز

(جو پیش ہوئے)

جناب قائم مقام سپیکر: اب ہم سرکاری کارروائی شروع کرتے ہیں۔ آج کے ایجنڈا پر درج سرکاری کارروائی ہے۔

آرڈیننس (ریگولیشن) ساؤنڈ سسٹم پنجاب 2015

MR ACTING SPEAKER: Minister for Labour and Human Resources may lay the Punjab Sound Systems (Regulation) Ordinance 2015.

MINISTER FOR LABOUR AND HUMAN RESOURCES (Raja Ashfaq Sarwar): Mr Speaker! I lay the Punjab Sound Systems (Regulation) Ordinance 2015.

MR ACTING SPEAKER: The Punjab Sound Systems (Regulation) Ordinance 2015 has been laid on the table of the House. It is deemed to be a Bill introduced in the House under rule 91(6) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 and is referred to the Standing Committee on Home Affairs with the direction to submit its report within 2 months.

کورم کی نشاندہی

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! میں کورم کی نشاندہی کرتی ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، کورم کی نشاندہی کی گئی ہے۔ گنتی کی جائے۔ (اس مرحلہ پر گنتی کی گئی) کورم پورا نہ ہے پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی گئیں)

جناب قائم مقام سپیکر: دوبارہ گنتی کی جائے (اس مرحلہ پر گنتی کی گئی) کورم پورا ہے لہذا اجلاس کی کارروائی آگے بڑھائی جائے۔ جی، منسٹر صاحب!

آرڈیننسز

(جو پیش ہوئے)

(۔۔۔جاری)

آرڈیننس (ترمیم) قیام امن عامہ پنجاب2015

MR ACTING SPEAKER: Minister for Labour and Human Resources may lay the Punjab Maintenance of Public Order (Amendment) Ordinance 2015.

MINISTER FOR LABOUR AND HUMAN RESOURCES (Raja Ashfaq Sarwar): Mr Speaker! I lay the Punjab Maintenance of Public Order (Amendment) Ordinance 2015.

MR ACTING SPEAKER: The Punjab Maintenance of Public Order (Amendment) Ordinance 2015 has been laid on the table of the House. It is deemed to be a Bill introduced in the House under rule 91(6) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 and is referred to the Standing Committee on Home Affairs with the direction to submit its report within 2 months.

آرڈیننس (ترمیم)(تشکیل، فرائض واختیارات) کریمینل پراسیکیوشن سروس پنجاب2015

MR ACTING SPEAKER: Minister for Labour and Human Resources may lay the Punjab Criminal Prosecution Service (Constitution, Functions and Powers) (Amendment) Ordinance 2015.

MINISTER FOR LABOUR AND HUMAN RESOURCES (Raja Ashfaq Sarwar): Mr Speaker! I lay the Punjab Criminal Prosecution Service (Constitution, Functions and Powers) (Amendment) Ordinance 2015.

MR ACTING SPEAKER: The Punjab Criminal Prosecution Service (Constitution, Functions and Powers) (Amendment) Ordinance 2015 has been laid on the table of the House. It is deemed to be a Bill introduced

in the House under rule 91(6) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 and is referred to the Standing Committee on Home Affairs with the direction to submit its report within 2 months.

آرڈیننس سوشل پروٹیکشن اتھارٹی پنجاب2015

MR ACTING SPEAKER: Minister for Labour and Human Resources may lay the Punjab Social Protection Authority Ordinance 2015.

MINISTER FOR LABOUR AND HUMAN RESOURCES (Raja Ashfaq Sarwar): Mr Speaker! I lay the Punjab Social Protection Authority Ordinance 2015.

MR ACTING SPEAKER: The Punjab Social Protection Authority Ordinance 2015 has been laid on the table of the House. It is deemed to be a Bill introduced in the House under rule 91(6) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 and is referred to the Standing Committee on Social Welfare and Bait-ul-Mal with the direction to submit its report within 2 months.

آرڈیننس (ترمیم) لاہور آرٹس کونسل2015

MR ACTING SPEAKER: Minister for Labour and Human Resources may lay the Lahore Arts Council (Amendment) Ordinance 2015.

MINISTER FOR LABOUR AND HUMAN RESOURCES (Raja Ashfaq Sarwar): Mr Speaker! I lay the Lahore Arts Council (Amendment) Ordinance 2015.

MR ACTING SPEAKER: The Lahore Arts Council (Amendment) Ordinance 2015 has been laid on the table of the House. It is deemed to be a Bill introduced in the House under rule 91(6) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 and is referred to the Standing Committee on Information with the direction to submit its report within 2 months.

آج کے اجلاس کا ایجنڈا مکمل ہو گیا ہے لہذا اب اجلاس بروز جمعۃ المبارک مورخہ 13۔فروری 2015 صبح 9:00 بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔